SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, December 19, 2003

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

يايها الذين امنوا اذا نودى للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون۔ فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فى الارض و ابتغوا من فضل الله و اذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون۔

ترجمہ: مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خریدو) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ

تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا
فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ۔

(سورۃ جمعہ آیت ۹ تا ۱۰)

POINTS OF ORDER

I) RE: LFO AND THE SUPREMACY OF INSTITUTIONS.

جناب چیئرمین: جی ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: شکریہ، جناب چیئرمین! متحدہ اپوزیشن کی اصولوں کی بنیاد پر LFO کی مخالفت جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ حکومت آئین میں دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق آئین میں amendment کا Constitutional Bill پارلیمان کے سامنے نہیں لاتی۔ ہم اس بات پر بڑے واضح ہیں کہ اگر آئین میں کوئی ترمیم ہوسکتی ہے تو وہ Article 238 and 239 کے تحت ہی ہو سکتی ہے۔ کسی فرد واحد یا سپریم کورٹ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ آئین کے بنیادی ڈھانچے یا آئین میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرے۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین! LFO پر ہماری مخالفت اس لئے بھی ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ LFO پارلیمان کی بالادستی پر قدغن لگاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ LFO, institution کو تباہ کرتا ہے اور institution کی تباہی کا جو سلسلہ ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ جناب چیئرمین! ہم یہ بات یہاں پر کئی بار کہہ چکے ہیں کہ major initiatives ہندوستان کے ساتھ لیے جا رہے ہیں سینیٹ session میں ہے، اس سے پہلے نیشنل اسمبلی session میں تھی لیکن cease fire کے فیصلے کا نیشنل اسمبلی یا سینیٹ میں اعلان نہیں کیا گیا۔ Foreign Minister ہاؤس میں آتے ضرور ہیں لیکن گریز کرتے ہیں اس بات سے کہ وہ کوئی پالیسی بیان پارلیمان یا سینیٹ میں دیں۔ کل سونے پر سہاگہ تو یہ ہوا اور آج کے اخبارات اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ کتنی disarray میں یہ موجودہ حکومت ہے؟ جناب جنرل مشرف نے ایک اہم بیان کشمیر کے مسئلے پر دیا ہے۔ آج آپ اگر اخبارات کی شہ سرخیاں دیکھیں تو Prime Minister صاحب اس کے برعکس بیان دیتے ہیں۔ اگر آپ Foreign Minister کا بیان، جنگ، اخبار میں

پڑھیں گے تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں پہلے صدر کی statement پڑھ لوں اس کے بعد میں کوئی رد عمل اس پر دے سکتا ہوں۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے شیم شیم کے نعرے لگائے)

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! Foreign Office کہتا ہے کہ President کا بیان out of context شائع اور نشر ہوا ہے۔ امریکہ اس statement کو welcome کر رہا ہے۔ جناب چیئرمین! یہاں پر بات ہو رہی ہے کہ کس طرح institutions کو by-pass کیا جا رہا ہے؟ کس طرح institutions کو undermine کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے کچھ اراکین نے مداخلت کی)

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! institutions کے ساتھ ساتھ یہاں پر یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ provincial autonomy کے اوپر بھی L.F.O. کے تحت کاری ضرب لگائی جا رہی ہے۔ شیڈول ۶ کے تحت یہ کہا جا رہا ہے کہ local bodies کا نظام purely provincial subject ہے۔ local bodies کا نظام نہ concurrent list کے اوپر ہے اور نہ Federal Legislative list کے اوپر ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ شیڈول ۶ کے تحت صوبائی اسمبلیاں قانون سازی اس وقت تک نہیں کر سکتیں جب تک کہ صدر اجازت نہیں دے گا۔ جناب چیئرمین! یہ اس بات کے مترادف ہے کہ پاکستان کو ایک بار پھر one unit کی طرف دھکیلا جا رہا ہے اسی طرح بلوچستان میں پولیس کو واپس لاکر Federal Government کی بالادستی کو قائم کرنے کی ایک ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے کچھ اراکین نے مداخلت کی)

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! جاوید ہاشمی صاحب کے ساتھ جو fundamental rights کی violation کی جا رہی ہے کہ trial جیل کے اندر کیا جا رہا ہے۔ ہم متحدہ اپوزیشن کی طرف یہ demand کرتے ہیں کہ ان کا open trial ہو۔ پریس کے سامنے ہو، عوام کے سامنے ہو۔ جناب چیئرمین! یہاں پر محترمہ بے نظیر بھٹو کی پالیسی پر بات کی جا رہی ہے۔ آپ کو کیا پتہ ہے؟ جناب! ان کو چاہیئے کہ تاریخ سے یہ سبق حاصل کریں کہ جو بات محترمہ بے نظیر بھٹو نے ۶

سال پہلے کہی تھی اور establishment نے اس کو رد کیا تھا، آج بین الاقوامی دباؤ کے تحت صدر مشرف اور establishment اس بات کو ماننے کے لئے مجبور ہیں۔ یہ بات محترمہ بے نظیر بھٹو کی دانش کو ثابت کرتی ہے۔ Thank you sir.

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین نے کھڑے ہوکر ڈیسک بجانے شروع کئے اور گو مشرف گو کے نعرے لگائے)

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, with your permission, I would like to respond to the point of order raised by Mr. Raza Rabbani. He started out by saying that their opposition to the LFO is based on principles and that they would continue to protest because of their principled stand. I appreciate sir, if any person whether it be of this side or of that side stands by principles but then let us examine what the principle is. The parliament was elected on the basis of LFO. All these honourable gentlemen in the Oppostion, whether in the Senate or in the National Assembly, participated in those elections on the basis of LFO. They entered into a House that is the National Assembly and the Senate where the number of members have been increased. This was done under the LFO. They took oath under the LFO. Sir, the principle is and it is a moral principle, it is a political principle, it is a legal principle, in law we call it the law of estoppel that if you participate in the proceedings, then it does not lie in your mouth to say that we do not accept the LFO. The fact is sir, the LFO has become a part of the Constitution. It has been declared so by the Speaker of the National Assembly which is an institution. It has been

declared so by the Supreme Court of Pakistan. It is an institution and sir, the President himself represents the Executive. So where is the principle? They talk of respecting the institutions. All the institutions today are unanimous in saying that LFO is part of the Constitution.

Regarding the fact that the sovereignty of Parliament has been affected. No sir, the government is very sincere in trying to resolve this issue and negotiations are going on even today because the government wants these matters to be resolved in an amicable manner so that the institutions are strengthened. So, therefore, sir, I don't accept the fact that this is any principled stand. The principle is today that let us try and work for democracy, that should be the principle. Let us try and strengthen all institutions, that is the principle. Let us take our country forward, that is the principle.

The fact is sir that we are in a transitional phase. There was a military intervention and now we are moving towards putting our country back on the rails and strengthening our institutions and I expect the honourable gentlemen on other side to participate in that process so that we together strengthen the institutions of Pakistan.

Then sir, they also said the major initiatives had been taken by the government without taking the parliament into confidence. Sir, these are not major initiatives. These are just moves. If any major decision is taken, whether it be Kashmir, whether it be Afghanistan, whether anything else, the Prime Minister is on record saying they will take the Parliament into confidence. What has the Preisdent said, all that the President has

said is that both the sides should show flexibility to move forward and the President also said, let us move beyond our static positions. Sir, this is being the stand of the government of Pakistan since last eight or nine years. Let us move forward. That is all. The President has not gone back on any principled stand of the government of Pakistan. We still uphold the fact that the UN resolutions are relevant and our stand is that we stand by the UN resolutions but when we come to negotiate, we are saying O.K, let us put your point of view, our point view. Let us talk about it. But nobody is reneging on the principled stand of the government of Pakistan. We stand by the U.N.O resolutions, we have always done that and we will do in future.

جناب چیئرمین: بیگم طاہرہ لطیف صاحبہ۔

مسز طاہرہ لطیف: میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ فیض آباد۔پیرودھائی روڈ پر اس وقت بہت rush ہوتا ہے۔ ہمیں آدھا آدھا گھنٹہ وہاں سے گزرنے کے لئے wait کرنا پڑتا ہے۔ اسلام آباد پولیس کو کہا جائے کہ وہ اس کا کوئی سدباب کرے۔ میرا خیال تھا کہ وہاں صبح اور شام کے اوقات میں rush ہوتا ہوگا، اس دوران وہاں کالج کے لڑکے آ گئے اور کہنے لگے کہ یہاں ہر وقت rush ہوتاہے، آپ چل کر دیکھیں ۔ اس وقت دوپہر کا time تھا، اس وقت بھی وہاں rush ہوتا ہے ۔ اس روڈ پر صبح سے شام تک بہت rush ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں اسلام آباد پولیس کو کہا جائے کہ وہ اس rush کا کوئی سدباب کرے۔ اس سے لوگ بہت سخت پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین: تنویر خالد صاحبہ۔

محترمہ تنویر خالد: یہ ایک high concern کا واقعہ ہے۔ گوجرانوالہ میں ایک suspected theft case تھا and that was a pity case. جو پنچایت کےحوالے کیا گیا اور

پنچایت نے اس شخص کو، جس پر الزام تھا، اتنا مارا کہ مار کھاتے ہوئے وہ شخص وہیں پر مر گیا۔ I highly object on this. میں اس کی مذمت کرتی ہوں کہ پنچایت کو اتنے اختیارات کس نے دیئے ہیں؟ یہ پنچایت کے لوگ کیسے ظالم ہیں اوران کے ہاتھ میں انصاف کرنا کیسے آ گیا کہ وہ بغیر صفائی پیش کئے یا موقع اور مہلت فراہم کئے سزا دیں۔ ہمارے ہاں عدالتیں موجود ہیں۔ اگر اس کیس کو وہاں refer کیا جاتا اور اسے سنا جاتا تو جتنی اس نے چوری کی ہے، اسی حساب سے اسے عدالت کے ذریعہ سزا ضرور ملتی لیکن پنچایت کا یہ دوہرا نظام اتنا cruel ہے کہ لوگوں کو مار مار کر جان سے مار دیا جاتا ہے اور کبھی کبھی خواتین کے نہایت بھیانک case deal کرتا ہے۔ ایسا ایک واقعہ ابھی حال ہی میں ہوا ہے۔ وہ اتنا شرمناک ہے کہ میں اس کو یہاں پر عورت ہونے کے ناطے اور ویسے بھی پارلیمنٹ میں دہرانا نہیں چاہتی۔ اس واقعہ پر میں احتجاج کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب بھنڈر صاحب۔

II) RE: ALLOCATION OF DEVELOPMENT FUNDS TO SENATORS.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ ایک ایوان بالا، جو یہ ایوان ہے اور ایک ایوان زیریں۔ دونوں میں اگر تفاوت ہو یا کوئی فرق ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہوگا۔ جہاں تک ایوان زیریں کا تعلق ہے، یہاں پر پچھلے سال سینیٹرز صاحبان نے مطالبہ کیا کہ development funds دیئے جائیں لیکن وہ سال گزر گیا۔ اس کے بعد اگلا سال جو موجودہ ہے، شروع ہوا۔ اس کو چھ مہینے گزر گئے ہیں لیکن ابھی تک اس معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ایوان بالا کو ignore کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک development funds کا تعلق ہے، ہماری بھی constituencies ہیں، یہ لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ political لوگ ہیں، ان کا لوگوں کے ساتھ واسطہ ہے، یہ لوگوں سے ووٹ لیتے رہے ہیں، لیتے بھی رہیں گے۔

Houses دونوں اور Between the National Assembly and the Senate

Parliament کا حصہ ہوتے ہوئے ایسا کیوں ہے؟

Mr. Tariq Azeem Khan: Point of order, sir.

Mr. Chairman: Let the Finance Minister comment on this.

Mr. Shaukat Aziz: Sir, I had a meeting about two weeks ago with the Senators present in the House. The Prime Minister had agreed that we will be allocating funds to the Senators and they have been informed. All those Senators will be checked to prepare their schemes. The funds will be allocated in January. No cash is given to any legislator. It is through the Ministry of Local Government. The schemes are scrutinized and then the lying departments will execute the schemes. So, the members may kindly think of the schemes in January. The funds will be transferred to the Ministry of Local Government and each Senator may kindly then present their proposals to them. The procedure to be followed, Mr. Chairman, will be the same as for the members of the National Assembly.

Thank you, sir.

Mr. Chairman: Razeena Alam Sahiba.

مسز رزینہ عالم خان: ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس نے جو فرمایا' سب سے پہلے تو میں اس کی تائید کروں گی۔ اپوزیشن والے جو یہاں نعرے لگا کر اور باتیں کرکے گئے ہیں۔ اس کے جواب میں جو اصولی جواب دیاگیا ہے میں اس کی تائید کرتی ہوں۔ میں آپ سے اور پورے ایوان سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ action replay کب تک ہوتا رہے گا؟ آج نو مہینے سے زیادہ ہو گئے ہیں اور ہم یہ تماشا دیکھ رہے ہیں کہ وہ کوئی نہ کوئی issue بناتے ہیں۔ آج انہوں نے صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب کے بیان کی بات کی' کل انہوں نے کوئی اور بات کی تھی' پرسوں کوئی اور

بات کی تھی اور جب کوئی اور بات نہیں ہوتی تو وہ پرانا راگ LFO کا الاپتے ہیں۔ ہر رات کی ایک صبح ہوتی ہے۔ میں آپ سے اور پورے ایوان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر کب تک وہ یہ کرتے رہیں گے۔ وہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو کیا یہ جمہوریت ہے کہ آپ اپنی بات کہیں اور دوسرے کی بات نہ سنیں۔ دوسرے کا point of view نہ سنیں۔ یہ کونسی جمہوریت ہے۔ ایک تو میرا یہ point تھا۔

دوسرا جہاں تک ہماری آنربیل ممبر صاحبہ نے گوجرانوالہ کا واقعہ بتایا ہے تو اس سلسلے میں، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس سے پہلے بھی ملتان میں نوشین مسرت کا جو واقعہ ہوا تھا، ہمارے صدر صاحب نے ذاتی دلچسپی لے کر اس کیس کی تحقیقات کروائی تھی اور ایک لڑکی جس کا جرم صرف یہ تھا کہ اس نے اپنی پسند کی شادی کی تھی، اس کو اس کے خاندان والوں نے مار دیا اور جو law enforcing agencies تھیں وہ کہاں تھیں؟ انہوں نے اس چیز کا کیوں نہیں نوٹس لیا؟ کیا ہر case میں ہمارے صدر صاحب دلچسپی لیں گے یا ہماری law enforcing agencies کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ عوام کو، چاہے وہ امیر ہوں یا غریب، مکمل انصاف فراہم کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Tariq Azeem Sahib.

Mr. Tariq Azeem Khan: Mr. Chairman, sir, I would like to request you to please give a ruling, as under the procedure, what is the point of order? I mean, you cannot make speeches on all kinds of issues and just to pretend that this is a point of order. I would like you to please give a ruling on that.

On LFO, the matter was raised earlier on. If you were to accept the arguments of the Opposition that the LFO is illegal, then the Parliament born out of an illegal act must be illegal as well. And taking arguments further, how can an illegal body legalize or indemnify an illegal act itself. I mean, their argument has no logic. If they want to take LFO

through the Parliament to lelgalize it or indemnify it but Parliament was born through the LFO and if they say, the LFO is illegal, how can an illegal body born out of LFO indemnifies something which is illegal itself?

Mr. Chairman: The rules are clear on the point of order and we must all follow it.

جناب نثار احمد میمن: بہت، بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ پہلے تو میں حزب اختلاف کے رویے کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ ایک سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ان کی عادت بن چکی ہے۔ آج میں ان کو چیلنج کر رہا ہوں کہ وہ اس ہاؤس میں آئیں جس کے وہ ممبر ہیں۔ یہاں بیٹھ کر resolution move کریں۔ debate کے لیے آئیں۔ پہلے تو آکر وہ یہ debate کریں کہ کیا اس ملک میں جمہوریت ہے یا نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت آچکی ہے۔ میں تو یہاں تک جاؤں گا کہ پچھلے تین سال میں جب سے صدر صاحب کی حکومت رہی ہے، اس میں بھی جمہوری نظام رہا ہے۔ اس میں بھی آئین کے مطابق کام ہوتا رہا ہے۔ آج جب جمہوری حکومت ایک سال سے آچکی ہے اور وہ جمہوریت کے خلاف باتیں کر رہے ہیں تو میں ان کو challenge کرتا ہوں کہ وہ یہاں ایوان میں آئیں اور resolution move کریں، جمہوریت کے لئے جو اقدامات لئے گئے ہیں اور جس طرح سے جمہوریت اس ملک میں چل رہی ہے، ہم اس پر بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ policy statements نہیں دیئے جا سکتے، کیا وہ جانتے ہیں کہ صدر اور وزیر اعظم کے کیا اختیارات ہیں؟ اگر نہیں معلوم تو جائیں پھر جا کر کتابوں کو پڑھیں، انہوں نے بھی بڑی وکالتیں کی ہیں تو ان کو یہ نہیں معلوم کہ کیا اختیارات ہوتے ہیں صدر کے، کیا اختیارات ہیں وزیر اعظم کے، کیا اختیارات ہوتے ہیں کسی وزیر کے؟ ان کو یہ معلوم ہے کہ اگر کسی statement پر وزیر خارجہ سے کچھ پوچھا گیا ہے تو وزیر خارجہ کس طرح سے بیان دے سکتے ہیں کسی statement پر، یہ ضروری ہے کہ وہ اس کو دیکھیں اور پھر بیان

دیں۔ بہرحال ان کو سب کچھ معلوم ہوتے ہوئے بھی یہ انجان بنتے ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں کہ آئیں، جا کر دیکھیں، کیا یہ نہیں جانتے کہ انہی کی parties سندھ میں، پنجاب میں، سرحد میں، بلوچستان میں provincial assemblies میں کام کر رہی ہیں، جمہوری طریقے سے کام ہو رہا ہے، اسمبلیاں چل رہی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ تضادات ہیں کہ ایوان بالا میں تو یہ کارروائی میں حصہ نہیں لیتے مگر وہاں provinces میں حصہ لے رہے ہیں، پھر کہتے ہیں provincial autonomy نہیں ہے، provincial autonomy کیا ہے؟ آئیے اس پر بھی بحث کرنے کے لئے resolution move کریں، ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ local government کا نظام نہیں چل رہا، ان کے سارے کام جو یہ وزرائے اعلیٰ سے اور وزیروں سے provinces میں لینے کے لئے جاتے ہیں تو وہاں نظام کیسے چل رہا ہے؟ ملک چل رہا ہے، ملک کا نظام چل رہا ہے۔ ملک جمہوریت کی طرف نہ صرف جا رہا ہے، بلکہ کامیابی سے جا رہا ہے۔ یہ سارے system کی بات کرتے ہیں، آئیں، یہاں پر بات کریں۔ جب سوالات پوچھتے ہیں، سوالات کا پلندہ ہے، جواب سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہاں بیٹھتے ہیں، کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنی statement دیتے ہیں، یہ تو ایسے لگتا ہے کہ union of state ہے، statement دی اور چلے گئے۔ یہ مذاق ہے، یہ اس ایوان کی توہین ہے۔ اس کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں۔ آئندہ ہم یقیناً اس طرح کی کارروائی کو روکنے کے لئے کچھ اقدامات سوچیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دیکھیں گے کہ وہ اقدامات کیا ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بابر خان غوری صاحب۔

III) RE: EXTENSION OF DEADLINE AND LOSS OF DATA FOR COMPUTERIZED IDENTITY CARDS.

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین، شکریہ۔ اپوزیشن کے بارے میں ابھی جو باتیں کی گئی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ عوام میں یہ پہلے ہی سے عیاں ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ملتان میں جو rally نکالی ہے اس میں شرکاء کم تعداد میں تھے اور آج کی تعداد جو گھٹ کر رہ گئی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بیانات کی نفی شرکاء کی تعداد خود بیان کر رہی

ہے اور ان کا جو جلسہ ناکام ہوا، ظاہر ہے اس کی وجہ سے وہ تھوڑے سے پریشان تھے۔ میں اس بات کو چھوڑتا ہوں اور عوام کے issue پر آتا ہوں۔

جناب والا، میں NADRA کے کردار کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔ NADRA کے سرپرست اعلیٰ یہاں پر موجود نہیں ہیں، اگر وہ ہوتے تو اچھا ہوتا کیونکہ یہ بہت اہم issue ہے۔ issue یہ ہے کہ انہوں نے نئے computerized شناختی کارڈز کی deadline 31st December دی ہے، ایک طرف تو یہ deadline دی گئی ہے کہ 31st December تک پرانے شناختی کارڈ valid ہیں، اس کے بعد منسوخ ہوں گے۔ دوسری طرف انہوں نے passport offices کو ہدایت دی ہے کہ پرانے شناختی کارڈز قابل قبول نہیں ہیں۔ یہ بڑی تشویشناک بات ہے، عوام اس پر بہت پریشان ہیں۔ NADRA کے سرپرست یہاں ہوتے تو اس بارے میں کوئی جواب دیتے ۔ میں clear کر دوں کہ میں فلم سٹار نادرا کی بات نہیں کر رہا میں اس NADRA کے بارے میں بات کر رہا ہوں جو ایک ادارہ ہے، میرے خیال میں ہمارے کچھ وزرا سمجھ رہے ہیں کہ میں فلم سٹار نادرا کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ 'نیدرا' کہیں۔

جناب بابر خان غوری: جناب والا، انہوں نے جو deadline دی ہے، سب سے پہلے میں demand کروں گا بلکہ میرے تمام ساتھی اس پر agree ہیں کہ اس تاریخ کو extend کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس deadline کی وجہ سے عوام کا بہت rush آیا ہے اور ان کا سسٹم اس قابل نہیں تھا کہ اتنے بڑے rush کو قبول کرتا اور اس سے ہمارے گیارہ ہزار افراد کا data اڑ گیا۔ ان کا سسٹم بیٹھ گیا کیونکہ وہ overload ہوگیا ۔ اب عوام یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی registration کرا لی ہے ، ہمیں رسید مل گئی ہے اور ہمارا کارڈ اب شاید mail میں آ جائے گا۔ ان کو یہ نہیں پتا کہ ان کا ریکارڈ ختم ہو چکا ہے۔ وہ یہ بات عوام سے چھپا بھی رہے ہیں تاکہ panic نہ ہو لیکن یہ چیز بہت خطرناک ہے۔ اس کی سب سے پہلے تحقیق کی جائے کہ اس کے ذمہ دار کون لوگ ہیں جن کی وجہ سے اتنی بڑی پریشانی سامنے آئی ہے۔ یہ 12 ہزار کی بات میں صرف سندھ کے بارے میں کہہ رہا ہوں لیکن مجھے نہیں پتا کہ پورے پاکستان میں کتنے افراد

اس سے متاثر ہوئے ہوں گے اور ان کا سسٹم صحیح ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ ان کا back up تھا یا نہ تھا لیکن میری اطلاع کے مطابق ان کے پاس کوئی back up record موجود نہیں ہے۔ یہ بہت تشویشناک بات ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو وزراء صاحبان بیٹھے ہیں ان میں سے اگر کوئی NADRA کی سرپرستی قبول کرے اور یہ جواب دے کہ 31 تاریخ کی جو deadline ہے عوام کی سہولت کے پیش نظر کیا اس کو بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟ ان کا جو system fail ہوا اس میں عوام کو relief کس طرح دیا جائے گا۔ ضروری ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کی وضاحت کی جائے۔ یہ ایسا issue ہے جس سے چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر آدمی کا تعلق ہے اور ہر شخص کو computerized شناختی کارڈ کی ضرورت ہے لیکن وہ اس deadline تک اس کو نہیں مل سکتا۔

جناب! اس حوالے سے پرانے شناختی کارڈ کو اس وقت تک قبول کیا جائے۔خاص طور پر پاسپورٹ آفس کو ہدایت دی جائے کہ یہ شناختی کارڈ قابل قبول ہے جب تک اس کی جگہ نیا نہیں مل جاتا۔ اس تاریخ کو extend کر دیا جائے تاکہ عوام کو relief مل سکے۔ اس کے علاوہ جو data record سے تلف ہو گیا ہے، اس مسئلے کے حل کے لئے انہوں کیا کیا ہے؟ اس کا کوئی back up ہے یا نہیں ہے؟ جن لوگوں کے پاس نیا شناختی کارڈ نہیں ہے اور back up بھی موجود نہیں ہے تو ان کو کس طرح inform کیا جائے گا کہ آپ دوبارہ آ کر کارڈ کی کارروائی مکمل کر لیں۔

Mr. Chairman: Any comments from the Treasury Benches? We can pass it on to the concerned department. Yes Wasim Sajjad Sahib.

Mr. Wasim Sajjad: The fact is sir, that we are all wondering how the learned Senator is talking about a lady, without the lady being present but he has clarified about NADRA, the organization which deals with the identity card.

Sir, I believe the head of the organization is the Minister for

Interior and because he was not aware of the fact that this matter is being brought up, so, I will convey this to him. I would suggest to the honourable Senator that perhaps he can move a proper motion regarding NADRA and let it be discussed. Then the Minister will be here and he will lay down the point of view of the government on the issue. May be he can move for discussion under Rule 194 or he can give call attention notice, whatever. So, I think that should be the appropriate procedure.

جناب بابر خان غوری: جناب! وہ motion already agenda پر ہے لیکن یہ مسئلہ آج ہنگامی حیثیت رکھتا ہے اور 31 تاریخ deadline ہے۔ ہمارے ماشآ اللہ آج سارے ذمہ دار وزراء یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور میں Leader of the House سے گزارش کروں گا کہ عوام کی relief کے لئے آج کوئی فیصلہ کرلیں تاکہ یہ عوام کو پتا چلے کہ ہمارے نمائندوں نے سنجیدگی کے ساتھ ان کے genuine مسئلے پر ہنگامی طور پر notice لیا ہے اور اس پر کارروائی بھی کی گئی ہے۔ جناب! اگر یہ صرف اسے pass on کر دیں گے تو بات نہیں بنے گی اور ہم دوبارہ اس issue کو اٹھا رہے ہوں گے۔ میں نے defence کے حوالے سے ایک issue petrol pump کے متعلق اٹھایا تھا' آج تک اس کی enquiry نہیں ہوئی۔ اسی طرح Parliament House کی society کا مسئلہ اٹھایا لیکن بجائے ان کے مسئلے کو حل کرنے کے اس کو مزید negative کر دیا گیا۔ اسی طرح یہ مسئلہ pass on سے حل نہیں ہو گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ بجائے Leader of the House کوئی وزیر یہ ذمہ داری لے کہ وہ اپنے colleague کے ساتھ بیٹھ کر ایوان کے اس issue کو sort out کریں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! مناسب یہ ہو گا کہ آپ ہدایت فرما دیں کہ Minister for Home اس کے متعلق جواب دیں۔

جناب چیئرمین: میں بھی یہی کہنا چاہ رہا تھا کہ

we will pass it on and on Monday

اس پر جواب دے لیں گے۔ وزارت کی طرف سے جس کو بھی وہ nominate کریں گے، اس وقت Minister for Parliamentary Affairs بھی یہاں موجود ہیں، یہ extension in the date of Identity Card کا point جو بابر صاحب کا ہے وہ Leader of the House آپ کو بتائیں گے

If he can answer on that on Monday. Thank you. Yes Dr. Shahzad Sahib.

IV) RE: WASTAGE OF TIME OF THE HOUSE THROUGH POINTS OF ORDER.

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! ابھی یہاں Opposition کے رویئے پر بات ہوئی تھی اور ایک دو suggestions بھی دی گئیں۔ یہ تو ایک مستقل عمل بن چکا ہے۔ میری اس پر ایک suggestion ہے۔ جب بھی سینیٹ کا اجلاس ہوتا ہے اور تلاوت کا ترجمہ ختم ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی لوگ انگلیاں تیز کر کے بیٹھے ہوتے ہیں اور صبح جو اخبار پڑھا ہوتا ہے اس کے اوپر ایک اداریہ یہاں لکھ کر چلے جاتے ہیں۔ میری جناب والا! suggestion یہ ہے--- آپ rules کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی amendment کی بھی ضرورت ہے تو وہ کرنی چاہیئے۔ میری suggestion یہ ہے کہ point of order immediately after recitation of Holy Quran کو اب ختم کیا جائے اور order of the day کو question hour سے کارروائی شروع کی جائے تاکہ اگر اس کی آڑ میں کوئی بات کرنا بھی چاہتے ہیں تو پہلے کارروائی کا حصہ بنیں۔ question hour میں participate کریں اور اس کے بعد point of order پر کھڑے ہو کر بات کریں۔

جناب point of order پر یہاں کھڑے ہو کر speeches ہوتی ہیں ۔ تمام issues کے لئے ایک set طریقہ موجود ہے کہ آپ ایک motion move کرتے ہیں جس میں آپ یہ کہتے ہیں کہ the House may discuss this issue اگر ان کو، جیسے حکومت کی کشمیر پالیسی ہے، فارن پالیسی ہے، اس کے اوپر بات کرنی ہے تو اس کا بھی رولز میں طریقہ یہی ہے کہ وہ اس کے لئے کوئی motion move کریں اور پھر اس پر بحث کریں ۔جناب یہ کوئی طریقہ نہیں

ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کو discourage کیا جائے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوں۔ اپنی ایک policy statement دیں اور اس کے بعد یہاں سے چلے جائیں۔

جناب چیئرمین : valid point ہے۔ سب نے سن لیا ہے ۔منسٹرصاحب یہ جو انہوں نے بات کی ہے اس کو بھی ذہن میں رکھیں ۔جی مہیم خان صاحب۔

V) RE: CLEARANCE OF 'CHALIA' CONTAINERS AT KARACHI PORT

جناب مہیم خان بلوچ : جناب چیئرمین ! میں ایوان کے نوٹس میں ایک اہم بات لانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ چھ ماہ سے چھ سو ٹن کے بھرے ہوئے چھالیہ کے containers کراچی کی بندرگاہ پر پڑے ہوئے ہیں لیکن سی بی آر' ان کو clear کرکے ان کے مالکان کے حوالے نہیں کر رہا ہے ۔ ظاہری بات ہے کہ لوگوں کی خواہش ہے کہ یہ کلیئر ہو کیونکہ لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں ۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ان حالات سے خاص طور پر ان کے بندوں کو اور دو نمبر لوگ یعنی سمگلروں کو کافی موقع ملا ہے ۔ اس دفعہ جب میں کوئٹہ گیا تو وہاں سرعام یہ بات ہو رہی تھی کہ چھالیہ سرعام سمگل ہو رہی ہے چونکہ اصل چھالیہ جو امپورٹ ہوئی ہے وہ کلیئر نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے لاکھوں روپے کمائے ہیں ۔ یہاں تک اطلاع ہے کہ اتھل میں کوسٹ گارڈ سرعام اڑھائی ہزار روپے فی بوری لے کر پاس کر رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں ' میں نے یہ معاملہ ڈائریکٹر جنرل کسٹم انٹیلی جنس عثمان صاحب کے بھی گوش گزار کیا اور ان سے پوچھا کہ اس سلسلے میں کیا کیا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کے نوٹس میں یہ ہے اور انہوں نے سی بی آر کو کہا ہے لیکن وہ نوٹس نہیں لے رہے ۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے ؟

جناب شوکت عزیز۔ جناب چھالیہ کا جو مسئلہ ہے یہ جب باہر سے آئی تو کافی حد تک damaged تھی اور اسے دو تین لیبارٹریز میں بھیجا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ human consumption کے لئے unfit ہے تو جو ابھی فاضل ممبر صاحب نے عرض کی ہے تو میں اس پر latest position لے لیتا ہوں اور اگلے سیشن میں details دے دوں گا۔ پہلے یہ مسئلہ تھا کہ تینوں لیبارٹریز نے کہا تھا کہ یہ unfit ہے اس لئے روک لیا تھا ۔ انشاء اللہ سوموار کو جب بھی اگلا سیشن ہوا میں latest position لے کر آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir. the latest position is that this matter came up before the Supreme Court yesterday and the Supreme Court has summoned the parties to give explanations as what is happening and because the matter is subjudice in the Supreme Court, in fact, it is reported in today's papers that so many tons of *"chhalia"* was withheld because it was unfit for human consumption. The matter is being argued in the Supreme Court and the Supreme Court has asked the CBR to explain his point of view.

Mr. Chairman: Thank you. We may now take up the question hour.

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب یہ تو ویسے ہی مضرصحت چیز ہے - Blessing in disguise وہ چھالیہ پکڑی گئی- کل ڈینٹل کانفرنس بھی یہاں ہوئی ہے ' وہاں پر بھی یہ resolution پیش کیا گیا ہے کہ اس کو تو جناب ban ہی کردیں -

جناب چیئرمین: مینگل صاحب -

میر محمد نصیر مینگل: جناب چیئرمین! بابر غوری صاحب نے جو مسئلہ NADRA کا اٹھایا ہے وہ بہت اہمیت کا حامل ہے - خاص کر بلوچستان کے interior میں کوئی awareness نہیں - ----

جناب چیئرمین: اس کا ذکر تو ہو گیا کہ انشاء اللہ وہ بتائیں گے ---

میر محمد نصیر مینگل: جناب اس میں یہ پوائنٹ بھی رکھا جائے تاکہ وہ ہم discuss کریں ، موبائل ٹیمیں بھیجیں-

جناب چیئرمین: اس کو آپ move کریں - بے شک move کریں- We may now take up questions.

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! ان سوالات کی جو circulation ہمیں

رات کو ملتی ہے' اس میں question No. 197 میرے نام سے موجود ہے لیکن جو booklet
میں جوابات دیئے گئے ہیں اس میں اس کا بالکل ذکر ہی نہیں ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: دیکھ لیتے ہیں، ہو سکتا ہے اس کا جواب نہ آیا ہو۔ انشاء اللہ دیکھ لیں
گے۔ نمبر 39' میاں رضا ربانی

@39. ***Mian Raza Rabbani**

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the name, pay, allowances and other fringe benefits admissible to the Chairman, Oil and Gas Regulatory Authority?

Minister Incharge of the Cabinet Division: The name, pay, allowances and other fringe benefits admissible to the Chairman OGRA are as under:

Name : Mr. Munir Ahmad
Pay Scale: Rs. 130,000—10,000—160,000
(Present Pav Rs. 160,000 per month)

Allowances:

House Rent Allowance: Rs. 50,000/- per month.

Utilities 5% of basic pay.

Fringe Benefits:

— 1 chauffeur driven car for official and private use.

— Petrol limit per month: 340 litre.

— Reimbursement of medical and hospitalization charges for self, spouse and children for treatment received at Government or Government recognized institutions in Pakistan.

— Gratuity @ one month's pay for each completed year of service.

Mr. Chairman: Answer taken as read. Supplementary.

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! یہ جو سوال کیا گیا تھا اس میں Oil and
Gas authority کے چیئرمین کی تنخواہ کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ ان کی موجودہ تنخواہ 1,60,

000 روپے ماہانہ بنتی ہے اور house rent allowance پچاس ہزار روپے ماہانہ ان کو دیا جا رہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ parliamentarians کی جو تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں اور جس کو بعض جگہ بہت بڑا ایشو بھی بنایا گیا ہے۔ میں بالکل حق بجانب ہوں کہ کوئی ایسی چیز جو عوام کی توقعات کے خلاف ہو وہ ہمیں نہیں ملنی چاہیئے لیکن ایک پرائیویٹ ادارے یا ایک کارپوریشن یا اتھارٹی کے چیئرمین کی تنخواہ دو، دو لاکھ یا ڈھائی، ڈھائی لاکھ الاؤنس ملا کر ہے۔ وہ ضرور عوام کے علم میں آنی چاہیئے کیونکہ ٹارگٹ parliamentarians کو کیا جاتا ہے کہ شاید ہم کوئی extraordinaryچیز لے رہے ہیں۔ ابھی ہماری بنیادی تنخواہ جو پہلے ساڑھے پانچ ہزار تھی اب دس ہزار کی گئی ہے۔ ہمیں مکان کے لئے الاؤنس پہلے چار ہزار روپے ملتا تھا، اب اسے شاید ساڑھے چھ، سات ہزار کیا گیا ہے۔ یہاں پر ایک اتھارٹی کے چیئرمین کو پچاس ہزار روپے house rent دیا جاتا ہے جو منسٹر کو بھی نہیں ملتا اور تنخواہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے۔ اس پر میرا سوال یہ بنتا ہے کہ کیا یہ کچھ زیادہ نہیں۔ اس کو review کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یا کوئی principles setکئے گئے ہیں کہ ان ان گریڈ کے لوگوں کی یہ تنخواہ ہے۔ کیا کوئی criteria ہے یا جس کی جو ڈیمانڈ ہوتی ہے اس کے مطابق اس کو تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔ یہ میرا سوال ہے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک مجھے علم ہے اس کے مارکیٹ normsہوتے ہیں یہ اس کے حساب سے ہوتا ہے. but I think Hiraj sahib can comment on it.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, the Chairman of an organisation is a statuatory appointment. By virtue of ordinance, 2002, the Chairman is appointed. Sir, its a regulatory authority. Sir, it has to regulate the entire petroleum sector in Pakistan. It is a very important post. By virtue of Section 3, sub Section 4, there is a criterion laid down, but nevertheless for the appointment of these professionals, we have to ensure that the salaries are at par with the rest of the professionals else in the world also.

اب جو recent trends آرہے ہیں اور developments ہو رہی ہیں in the petroleum sector. Sir, it is very important کہ they are at par with the rest of professionals in the world.

Mr. Chairman : So, there is a study in the system........

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj : Of course, there is an assessment and there is a criterion. Secondly sir, but lastly also

یہ professionals جو کہ پچیس پچیس ، تیس تیس سال کا تجربہ رکھتے ہیں یہ باہر کی ایسی ہی فرموں کو، regulatory bodies کو چھوڑ کر پاکستان آئے ہیں تاکہ ان کو بھی نئے ورلڈ ٹریڈ آرڈر کے تحت ان کے at par لا سکیں۔

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! جیسا کہ انہوں نے جواب دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں جو تنخواہیں دی جاتی ہیں اسی معیار پر ہم لے کر آئیں لیکن پچیس سال، تیس سال کے تجربہ کار ملازمین ہمارے ہاں بھی موجود ہیں۔ پی آئی اے میں اگر آپ دیکھیں تو وہاں پر نچلی سطح پر جو سٹاف ہے وہ بھی پچیس سال سے، تیس سال سے نوکری کر رہا ہے۔ ان کی تنخواہ اگر بیس فیصد بڑھائی جاتی ہے۔ تو جو نیچے کا سٹاف تھا اس کی 20% بڑھائی جاتی تھی ۔ ہوتا یہ تھا کہ اگر 10,000 ہے تو بیس فیصد بڑھانے سے بارہ ہزار ہو جاتی تھی۔ اس دفعہ یہ ہوا ہے کہ سب کو 20% بڑھایا گیا جبکہ اوپر اگر کسی کی ڈیڑھ لاکھ تنخواہ ہے اور اگر تنخواہ 20% بڑھائی گئی تو 32,000 روپے بڑھ گئے جبکہ ایک عام آدمی جو اصل میں suffer کر رہا ہے، جس کے اخراجات بڑی مشکل سے پورے ہو رہے ہیں، اس کو وہ increments نہیں مل رہی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو ناانصافی ہو رہی ہے، higher authority پر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یا بڑے لوگ جن کو اتنی مراعات مل رہی ہیں، اتنی تنخواہیں مل رہی ہیں، عوام کے ساتھ جو ان کا رویہ ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ سٹاف جو محنت سے، لگن سے پاکستان میں کام کر رہا ہے اور وہ بھی پچیس تیس سال کا تجربہ رکھتا ہے اگر ان کو تیس ہزار روپے مل رہے ہیں اور یہ باہر سے ایک آدمی لے کر آئے ہیں جس کو ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے تنخواہ دی جا رہی ہے تو کیا

اپنے آدمی کو پچاس ہزار روپے تنخواہ دے کر اس سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا۔ اس پر کوئی exercise کی گئی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: انھوں نے بتایا ہے کہ اس عہدے کی requirement ہے۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب! گزارش یہ ہے کہ ------

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب والا! میں بھی پہلے ایک سوال کرلوں اس کے بعد پھر یہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ رضا صاحب آپ اکٹھا ہی جواب دے دیجئے گا۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب والا! professionals ہمارے وزراء بھی ہیں۔ شوکت عزیز صاحب بھی بیٹھے ہیں، حفیظ شیخ صاحب بیٹھے ہیں' international bank یا world bank سے آئے ہیں۔ کیا یہ experts نہیں ہیں؟ ان کو تو تنخواہیں وزراء والی ہی ملتی ہیں۔ President Sahib کو تنخواہ وہی ملتی ہے۔ پرائم منسٹر کو وہی ملتی ہے جو rules میں ہے چالیس ہزار یا پچاس ہزار۔ کیا یہ آدمی ان سے بڑھ کر ہے۔ ہمارے پاس grade 22 کے officers ہیں۔ آپ بھی تنخواہ لے رہے تھے۔ ابھی as a Chairman Senate کتنی لے رہے ہیں؟ ہم اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں کہ سارے پاکستان میں اس بندے کے سوائے کوئی اور بندہ نہیں ہے جس کو ایک لاکھ تیس ہزار تنخواہ دی جا رہی ہے۔ Parliamentarians کو نہیں مل رہی ہے، چیئرمین سینیٹ کو نہیں مل رہی ہے، سپیکر کو نہیں مل رہی ہے۔ ہمارے وزراء بھی expert ہیں' دو economic experts تو اس وقت بھی یہاں پر بیٹھے ہیں۔ کیا صدر صاحب یا وزیراعظم سے بڑھ کر یہ بندہ ہے؟ یا پاکستان میں کوئی ایسا بندہ نہیں مل رہا جس کو ہم اسی grade یا scale پر لائیں؟ میں عرض کروں گا کہ ملک سے یہ complete نا انصافی ہے، لوٹ مار ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف: جناب والا! میری بات بھی سن لیں پھر بعد میں جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے بھول جائیں گے، جی رضا صاحب آپ نوٹ کرلیں

پھر اکٹھا ہی جواب دے دیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف: تا کہ پھر ایک ہی دفعہ جواب دے دیں

may be he will find some support from what I have to say. Sir, there is something known as "brain drain" that is, that when the top professional people of the country are paid well abroad, they leave the country. Over here, if a man has that necessary technical qualification, he would like to get the best out of that. You can not compare that to the Ministers because there are certain other privileges and powers that the ministers enjoy.

ہر ایک job کی اپنی ایک separate requirement ہے۔ ایک separate value ہے جو top engineering اور technical professionals ہیں they get much more than what this man is getting or other similar people are getting تو بات یہ ہے جناب والا! کہ صرف تجربہ is not the only thing, it is also the qualification اور ایک آدمی at the lower rank جو تجربہ حاصل کرتا ہے it does not necessarily qualify him to become the head of that institution or to have that جس کی specification may be totally different ہے تو

I think, we need to be more flexible and we must attract the brains back to our country. If we want to develop, we have got to get the best brains back into the country. It is not necessarily related to this Gas Regulatory Authority. Over here, there may not be that particular requirement but I am talking over all, that as a principle we should not object in the past we had to get foreign experts. We have given up that practise now. Now, we are getting Pakistani experts from abroad but we have got to give them a

reasonable salary and this salary what is depicted over here may not be even 50% of what a person similarly qualified will get abroad. Therefore, I think we should be flexible, we should accept that it is a necessity to get the best brain back into the country so that we can develop faster.

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, I am thankful to my honourable Senator. I don't think that there is further elaboration is required for the comment and the supplementary which was asked by the honourable Senator. I can just make a small comment that the ministers or the members of the Parliament are serving the nation in our own humble manner and these professionals are also serving the nation in their best capabilities and will get the best facilities which are available.

Mr. Chairman: So I think there is certainly a system and you do it under that, this is what needs to be conveyed.

جناب محمد رضا حیات ہراج: میں نے وہ quote کیا section 3 اور section 4 by virtue of that.

Mr. Chairman: No. 51, Mrs. Tanveer Khalid.

(Q No 51)

#51. ***Mrs. Tanveer Khalid:**

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) *the steps being taken by the Pakistan Telecommunication Authority (PTA) to ensure that Internet Service Providers (ISPs) provide reliable and affordable service to the consumers in Pakistan; and*

(b) *whether the ISPs are registered with the Pakistan Telecommunication Authority (PTA), if so, the number of ISPs registered in the country so far and the number of users of these ISPs, with province-wise break-up?*

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) PTA takes appropriate action to ensure reliable and affordable service to the consumers. License Enforcement Wing of PTA with it's headquarters at Islamabad and regional offices in Karachi, Lahore, Peshawar and Quetta is responsible to ensure quality of service (QoS) and protects consumers interests. In this regard steps taken by the PTA are as under:

(a) Annual Survey to ensure quality of service by ISPs was conducted.

(b) Unannounced monthly inspections in different areas to check the quality of service standards as per license conditions were carried out.

(c) ISPs are directed to submit prompt reports to the Authority in case of major breakdown of service if any.

(d) Survey of rating of ISPs has been conducted and completed by the License Enforcement Wing (LE Wing), PTA.

(e) Since the service is quite competitive, hence PTA does not regulate the price and let the market forces determine the prices. In this scenario, different operators charge different prices.

(f) Imposing fine, suspension or termination of license for bad quality of service and higher rates if found.

(b) Yes, as per Telecom Re-Organization Act 1996, clause 20, PTA grants not exclusive license to Internet Service providers in the country. So far PTA has granted 123 licenses for the provision on Electronic Information Service.

Approximate Province-wise accounts of ISPs is given hereunder:—

Name of Province/Region	No. of users
Sindh	1,300,000
Punjab	3,80,904
NWFP	50,050
Baluchistan	11,010
Islamabad/Rawalpindi	170,000
Total:	1,911,964*

#Transferred from the Ministry of Information Technology and Telecommunications.

*Exact number of users cannot be ascertained due to:

(i) Use of Pre-paid internet cards.
(ii) Sharing of one connection by all family members.
(iii) Internet Cafes where a lot of customers use the same internet connection.

Mr. Chairman: The answer is taken as read, any supplementary?

مسز تنویر خالد ؛ اس کا جواب بھی مجھے مل گیا ہے لیکن اس میں ایک supplementary question ہے۔ جناب وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے اس کا survey کرایا ہے' study کرائی ہے' میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ what is the result of that study or survey? یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کا result کیا ہوا بجلی کے breakdown کے بارے میں جو میں نے پوچھا تھا اس میں further یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ what are the......

جناب چیئرمین؛ آپ تھوڑا پھر سے کہہ دیں' سنائی نہیں دیا۔

مسز تنویر خالد ؛ میں یہ کہہ رہی تھی اپنے سوال میں کہ ایک تو آپ نے جواب دیا ہے کہ ان چیزوں کا survey کرایا گیا ہے لیکن اس کا رزلٹ کیا نکلا ؛ مجھے اس کا پتہ نہیں لگا یا آپ اگلی نشست میں مجھے اس کے بارے میں بتائیں۔ دوسری یہ بات پوچھنی تھی کہ میں نے بجلی کے بارے میں اور ISPs کے بارے میں پوچھا تھا کہ ان کے major break down کیوں ہو جاتے ہیں۔ میرا سوال ہے کہ کیوں ہو جاتے ہیں ؟ What are the reasons? اس کو remove کیوں نہیں کرتے کہ یہ break down کم سے کم ہوجائیں یا ہوں ہی نہیں۔

جناب محمد رضا حیات ہراج ؛ جناب for the last couple of years the development which has taken place in the Information Technology, specially in this sector has been remarkable. Sir, Internet کی services جو ہیں from meagre to I would say less than hundred cities, now it has crossed

on ہے ہوتا very much dependent کا تعین services ان کی 13 hundred cities.

ہے upcoming technology لیکن اب دنیا میں جو the telephone lines also sir

اس کے essential background اب اس میں that is going to be wireless sir

for one ہوتے ہیں جو exchanges میں لگائے جاتے ہیں۔ اب پاکستان میں ports

in the rest of world that جبکہ ہے 15 to one رکھی گئی ہے وہ ratio جو consumer

ratio is 5 to one. Ministry of IT has taken steps and measures to give

them directions that this ratio should be at par with the rest of the world

اس کے ساتھ نہ صرف speed بلکہ اس کی quality of service بہت improve ہو گئی ہے

وہ اپنے طور پر ہمیشہ سے but nevertheless PTA is a regulatory authority sir

ان observations اور recommendations کرتے رہتے ہیں اور وہ اپنی surveys

because وقتاً فوقتاً break ups کو یا private اداروں کو بھجواتے رہتے ہیں۔ یہ companies

جو میں نے reasons بتائی ہیں ان کی وجہ سے آتے ہیں لیکن ان کے جو surveys of

results ہوتے ہیں یہ بھی ہر company کو، جو بھی اس کا survey کیا جاتا ہے، اس کو

recommendations بھیجی جاتی ہیں۔ اب یہ کسی specific company کے بارے میں

interested ہیں کہ اس کا جو survey ہوا ہے۔ اس کا اگر record لیا جائے تو we can

certainly furnish a copy of that provided if the Honourable Member has

the name of the company she is interested in.

جناب اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! I would just like to add on

ان کے علاوہ کچھ اور to these points the honourable Minister of State has stated

which include these spam attacks and denial of service ہیں بھی issues

صرف issue یہ اور attack from outside Pakistan on to our internet backbone

This issue is an internationally recognized issue ہے نہیں related پاکستان سے

Prime ہمارے کو پاکستان میں جس World summit on information society ابھی

Minister نے خود represent کیا تھا ۔ اس میں اس قسم کے international security
issues on your internet backbone کو raise کیا گیا تھا۔ صرف ہمارے ملک سے ہی
نہیں بلکہ بہت سے ممالک سے اور ابھی recently کچھ internationally recognized
documentaries بھی آئے ہیں جن کے تحت even a country like U.K. itself اس کے
businesses کو اس قسم کے attacks کی وجہ سے پچھلے ایک سال میں ایک ارب سٹرلنگ
پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔

ہمارے جیسے ممالک میں بھی اور پوری international community نے World
Summit on Information Society میں اس چیز کو recognize کیا ہے کہ اس موضوع پر
national or international legislation کی ضرورت ہے جس کے تحت اس قسم کے
attacks جو لوگ initiate کرتے ہیں ان کو handle کیا جائے۔ اس لئے ہماری Ministry
اس قسم کے ایک law کو جلد ہی initiate کرے گی جس کے تحت اس قسم کے attacks
کرنے والوں کو we can put them to task اور international convention کی بھی اس
سلسلے میں ضرورت ہے۔ حکومت پاکستان Ministry of IT کے ذریعے World Summit on
International Society میں اس چیز کی interpretation اور intervention بھی کی تھی
جس کو internationally بہت recognize کیا گیا۔ اس قسم کے تمام issues ہم لوگ
بہت seriously handle کر بھی رہے ہیں اور ابھی پچھلے چھ ماہ میں اس کی خاطر خواہ
improvement بھی ہوئی ہے۔ Thank you

Mr. Chairman: Thank you. Question No. 182. Dr. Abdullah Riar, answer taken as read.

182.

182. ***Dr. Abdullah Riar:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the number of persons provided with national tax number so far; *far;*

and

(b) the number of Tax payers who filed their returns during the last financial year?

Mr. Shaukat Aziz: (a) The number of persons provided with national tax number so far is 1,766,701. tion

(b) The number of taxpayers who filed their returns during the last financial year is 1,006,180 till 31 October 2002.

Mr. Chairman: Question No. 183. Dr. Abdullah Riar, answer taken as read.

183. ***Dr. Abdullah Riar:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to refer to the Senate starred question No. 211 replied on 26-11-2003 and state whether any efforts/measures are being taken to enhance the tax net in the country, if so, its details?

Mr. Shaukat Aziz: Yes. The number of taxpayers five years back in 1999 was 10.04 (m) which rose to 17.957 (m) upto 30-06-03 through sustained efforts of the CBR and voluntary filing of returns. The future vision is 3 (m) taxpayers on our roll. A strategy has been devised to add 300,000 new taxpayers in this year. In order

to achieve this target, efforts are eing focused on the utilization.of information available from following sources:—

(i) External survey conducted in the year 2000 for the Documentation of National Economy;

(ii) Available data of Industrial/commercial electricity and gas consumers;

(iii) Availabe data of motor vehicles owned by individuals having engine capacity of 1000 cc and above; and

(iv) Data regarding property ownership.

Mr. Chairman: Question No. 184 Dr. Muhammad Ismail Buledi, answer taken as read.

184. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names of Federal Ministers/Ministers of State and advisers to the P.M. with places of their domicile?

Minister Incharge of the Cabinet Division: The names of the Federal Ministers, Ministers of State and Advisers to the Prime Minister alongwith places of their domicile are at Annex-I, II and III, respectively.

ANNEX-I

DETAILS OF DOMICILE OF THE MINISTERS

Sr. No.	Name and Portfolio.	Domicile
1.	Rao Sikandar Iqbal, Senior Federal Minister for Defence.	Punjab
2.	Mr. Humayun Akhtar Khan, Minister for Commerce.	Punjab
3.	Mr. Ahmad Ali, Minister for Communications.	Sindh (Urban)
4.	Ms. Zubaida Jalal, Minister for Education.	Balochistan
5.	Mr. Shaukat Aziz, Minister for Finance and Revenue.	Punjab

6.	Sardar Yar Muhammad Rind, Minister for Food, Agriculture and Livestock.	Balochistan
7.	Mian Khurshid Mahmud Kasuri, Minister for Foreign Affairs with additional charge of Law, Justice and Human Rights.	Punjab
8.	Mr. Muhammad Nasir Khan, Minister for Health.	Punjab
9.	Syed Safwanullah, Minister for Housing and Works.	Sindh (Rural)
10.	Mr. Liaquat Ali Jatoi, Minister for Industries and Production.	Sindh (Rural)
11.	Sheikh Rashid Ahmad, Minister for Information and Broadcasting.	Punjab
12.	Mr. Awais Ahmed Khan Leghari, Minister for Information Technology and Telecommunications.	Punjab
13.	Makhdoom Syed Faisal Saleh Hayat, Minister for Interior with additional charge of Narcotics Control.	Punjab
14.	Mr. Abdul Sattar Laleka, Minister for Labour, Manpower & Overseas Pakistanis.	Punjab
15.	Ch. Nouraiz Shakoor Khan, Minister for Petroleum and Natural Resources.	Punjab
16.	Dr. Abdul Hafeez Shaikh, Minister for Privatization.	Sindh (Rural)
17.	Mr. Ghous Bux Khan Maher, Minister for Railways.	Sindh (Rural)
18.	Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao, Minister for Water and Power.	N.W.F.P.

ANNEX-II

MINISTERS OF STATE

Sr. No.	Name and Portfolio.	Domicile
1.	Major (Retd) Habibullah Warraich, Minister of State for Defence Production.	Punjab
2.	Major (Retd) Tahir Iqbal, Minister of State (Incharge) for Environment.	Punjab
3.	Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan, Minister of State for Food and Agriculture.	Punjab
4.	Mr. Hamid Yar Hiraj, Minister of State for Health.	Punjab
5.	Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj, Minister of State for Information Technology.	Punjab
6.	Rais Munir Ahmed, Minister of State (Incharge) for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs.	Punjab
7.	Mr. Khalid Ahmad Khan Lund, Minister of State for Water and Power.	Sindh (Rural)

****

ANNEX-III

ADVISERS TO THE PRIME MINISTER

Sr. No.	Name and Portfolio.	Domicile
1.	Syed Sharifuddin Pirzada, Honorary Senior Adviser to the Prime Minister.	Sindh (Urban)
2.	Mrs. Nilofar Bakhtiar, Adviser to the Prime Minister/Incharge Women Development, Social Welfare and Special Education.	Punjab
3.	Sardar Fateh Ali Umrani, Adviser to the Prime Minister on Petroleum and Natural Resources.	Balochistan

****

Mr. Chairman: Question No. 185 Dr. Muhammad Ismail Buledi. answer taken as read.

185. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the amount of American aid received during the last three years; and

(b) the details of its utilisation?

Mr. Shaukat Aziz: (a) Year-wise details are as under:—

(Amount in million)

	1999-00	2000-01	2001-02
US $	49.5	2.7	630.6
Rupees	2562.6	157.8	40043.1

(b) (i) In the financial year 1999-00 an assistance of US $ 49.5 million was received in the shape of wheat to bridge the gap between the availability and requirement of wheat in the country.

(ii) In the financial year 2000-01, a grant of US $ 2.7 million was received from the USA. This amount was utilized in the Mohmand Area, Khyber Area and Bajaur Area for the Development Projects. (For substitutional crops).

(iii) A grant of US $ 630.6 million was received from USA in the year 2001-02. Out of this amount, proceeds amounting to US $ 600 million (cash part) were used to reimburse debt repayments to the creditors *i.e.* US Government, IMF, IBRD, IDA, ADB. and IFAD.

The remaining part of the grant *i.e.* US $ 30 million was in the shape of commodity assistance of 60,000 metric ton of Soyabean Oil which was given to the GOP by Agriculture Department of USA. The sale proceeds of Soyabean Oil and the rupee counterpart of the cash grant of US $ 600 million, when adding both, comes equal to Rs. 40 billion which became available as budgetary support grants. As Pakistan is under the Poverty Reduction Growth Facility (PRGF) program of the IMF, the issue was discussed with the Fund and the utilization of Rs. 40 billion (US $ 630 million) was agreed to finance the budget deficit and expenditure on social and poverty related projects.

Mr. Chaimran: Question No. 186 Dr. Muhammad Ismail Buledi, answer taken as read.

186. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi.**

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names, grades, place of posting and place of domicile of the persons serving as federal secretaries against an equivalent post under the administrative control of the Federal Government?

Minister Incharge of the Establishment Division: List of Federal Secretaries posted against equivalent posts is at Annex-I.

As on 03-12-2003.

LIST OF FEDERAL SECRETARIES AND OFFICERS POSTED AGAINST EQUIVALENT POSTS UNDER THE CONTROL OF FEDERAL GOVERNMENT.

S.No.	Name of Officer	Grade / BS	Domicile	Place of posting
1.	Mr.Nasiruddin Ahmed	22	Balochistan	Cabinet Division
2.	Mr.Kamal Afsar	22	Sindh®	Commerce Division
3.	Mr. Iftikhar Rashid	22	Punjab	Communications Division
4.	Lt. Gen (Retd) Hamid Nawaz Khan	22	Punjab	Defence Division
5.	Air Marshal (Retd) Zahid Anis	22	Punjab	Defence Production Division
6.	Dr. Waqar Masud Khan	22	Sindh (U)	Economic Affairs Division
7.	Mr. Shafqat Ezdi Shah	22	Punjab	Education Division
8.	Mr. Javid Zafar	22	Punjab	Environment Division
9.	Mr. Javed Hasan Aly	22	Punjab	Establishment Division
10.	Mr. Nawid Ahsan	22	Punjab	Finance Division
11.	Mr. Salik Nazir Ahmed, Additional Secretary (Incharge)	22	Punjab	Food, Agriculture and Livestock Division

12.	Mr. Riaz H. Khokhar	22	Punjab	Foreign Affairs Division
13.	Mr. Ejaz Rahim	22	NWFP	Health Division
14.	Mr.Jalil Abbas, Additional Secretary (Incharge)	22	Punjab	Housing and Works Division
15.	Mr. Muhammad Javed Ashraf Hussain	22	Punjab	Industries & Productions Division
16.	Mr. S. Anwar Mahmood	22	Sindh (U)	Information & Media Development Division
17.	Mr. Khalid Saeed	22	Punjab	Information Technology & Telecom. Division.
18.	Mr. Tasneem Noorani	22	Punjab	Interior Division
19.	Mr.Parvaiz Saleem	22	NWFP	Kashmir Affairs, Northern Areas and States and Frontier Regions Division
20.	Khawaja Ijaz Sarwar	22	Baochistan	Labour, Manpower & O. Ps. Division
21.	Principal Secretary Mr. Justice Muhammad Nawaz Abbasi		Punjab	Law, Justice Human Rights Division.
22.	Kh. Zaheer Ahmad	22	Punjab	Local Government and Rural Development Division
23.	Maj (Retd) Khalid Latif.	22	Punjab	Minorities, Culture, Sports, Tourism Youth Affairs Division
24.	Mr. Muhammad Aziz Khan	22	NWFP	Narcotics Control Division
25.	Mr. Ismail Patel	22	Sindh (U)	Parliamentary Affairs Division
26.	Mr. Muhammad Abdullah Yusuf	22	Punjab	Petroleum and Natural Resources Div.
27.	Mr.Javed Sadiq Malik	22	Punjab	Planning & Development Division
28.	Mr.Muhammad Shakil Durrani	22	NWFP	Population Welfare Division
29.	Mr. Ahmed Waqar, Addl Secy (Incharge)	22	Punjab	Privatization Division
30.	Mr.Khursheed Ahmad Khan	22	Sindh (U)	Railways Division
31.	Mr. Rashid Mahmood Ansari.	22	Punjab	Religious Affairs, Zakat & Ushr Division
32.	Mr. Riaz Ahmad Malik, Chairman (CBR)/ Secretary, Revenue Division.	22	Punjab	Revenue Division
33.	Mr. Shahzad Hasan Pervez	22	Punjab	Scientific & Technological Research Division.

34.	Mr. Yousaf Kamal	22	Punjab	Statistics Division
35.	Mr.Saeedullah Jan	22	NWFP	Water and Power Division
36.	Syed Tariq Ali Bokhari, Addl. Secretary(Incharge)	22	Punjab	Women Development, Social Welfare and Special Education Division
37.	Mr.Muhammad Faheem	22	Punjab	Ch.Analyst, Office of Spl.Adviser to Prime Minister on Strategic Programme & KRL Affairs, Cabinet Division
38.	Mr.Tariq Farook	22	NWFP	Chairman, Monopoly Control Authority
39.	Maj. (Retd) Mohammad Naeem Khan	22	NWFP	Senior Member, Federal Land Commission
40.	Mr. Abdur Rashid Khan	22	Punjab	Director General, Civil Services Academy, Lahore.
41.	Syed Masood Alam Rizvi	22	Sindh (U)	Chairman, Trading Corporation of Pakistan, Karachi.
42.	Mr.Shuja Shah	22	Sindh (R)	Principal Secretary to the Prime Minister
43.	Dr.Agha Ghazanfar	22	Punjab	Secretary, Board of Investment
44.	Mr.Shaukat Hussain	22	NWFP	Secretary, Federal Tax Ombudsman's Secretariat
45.	Mr.Zaheer uddin Babar	22	NWFP	Secretary, Wafaqi Mohtasib (Ombudsman)'s Secretariat
46.	Maj. (Retd) Mohammad Fazal Durrani	22	Baluchistan	Chairman, Pakistan Insurance Corporation
47.	Mr.Iftikharuddin	22	Punjab	Chairman, National Council of Social Welfare
48.	Mr.Khalid Mahmood	22	Punjab	Principal, Pakistan Administrative Staff College, Lahore.
49.	Mr.Faizullah Khilji	22	Punjab	Chairman, National Tariff Commission, Islamabad.
50.	Dr.Safdar Mahmood	22	Punjab	OSD, Establishment Division.
51.	Mr.Ashfaq Mehmood	22	Punjab	OSD, Establishment Division.
52.	Mirza Qamar Beg	22	Baluchistan	OSD, Establishment Division.

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes Mr. Babar Ghauri.

جناب بابر خان غوری: جناب اس میں 22 گریڈ کے افسران کے حوالے سے سوال کیا گیا تھا اور 52 کی لسٹ دی گئی ہے۔اس میں Federal Government کے 22 گریڈ کے افسران ہیں وہ کہاں کہاں پاکستان میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ ان کی لسٹ دی گئی ہے، یہ ٹوٹل 52 ہیں۔ ان میں 17 تینوں صوبوں سے ہیں، بلوچستان، سندھ اور NWFP، ان میں جو rest of all ہیں ان کا تعلق پنجاب سے ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ ratio کس طرح سیٹ کیا گیا ہے کیونکہ بعض چھوٹے صوبوں کی شکایتیں ہیں کہ ان کے افسران کو proper share نہیں مل رہا جو کہ فیڈرل گورنمنٹ میں specially ہے۔ یہ جو ratio دیا گیا ہے یہ اس حوالے سے کافی کم ہے، میں یہ پوچھتا ہوں کہ کس criterion پر ان کو یہ ذمہ داریاں دی گئی ہیں اور کیا جو چھوٹے صوبوں کے افسران ہیں ان کو جو due share نہیں ملا، ان کو یہ share دینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد رضا حیات ہراج : اس میں گزارش یہ ہے کہ جب کسی گریڈ 22 کے آفیسر کی فیڈرل سیکرٹری کی appointment کی بات آتی ہے تو اس وقت یہ consideration نہیں ہوتی کہ ایک ہی صوبے سے ہو۔important aspect یہ ہوتا ہے کہ ان کی competence, area of expertise and availability of vacant seats ان تینوں چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ appointment کی جاتی ہے۔ شاید ان کی گریڈ 17 میں appointment کے وقت تو constitutional provisionکے تحت کوئی کوٹہ ہو، کوئی ایسی provision ہو جہاں پر شاید سندھ رورل یا سندھ اربن کا بھی کوٹہ ہو لیکن جب یہ appointment آتی ہے in the Federal Government for the appointment as Secretaryتو اس وقت جناب یہ نہیں considerکیا جاتا کہ اس صوبے سے ہم نے کتنے لوگ لینے ہیں۔ اس level پر the expertise and public interest and availability of Ministries and for suitability of Secretary for that Ministry. یہ certain factors ہوتے ہیں جو دیکھے جاتے ہیں اور ان کو appoint کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ 22 گریڈ کے لوگ OSD لگے ہوئے ہیں' اس کا کیا مقصد ہے' ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا جا رہا اور ہمیں معلوم ہے کہ چھ چھ مہینے' آٹھ آٹھ مہینے' سال سال ان کو OSD رکھا جاتا ہے۔ یہ بڑے senior officers ہیں۔ ان کو OSD بنا کر بٹھا دیا جاتا ہے اور ان سے کوئی کام نہیں لیا جاتا ہے اور باقاعدہ ان کو تنخواہیں بھی دی جاتی ہیں۔ اس کا کیا جواز ہے کہ اتنے senior grade کے لوگ OSDs رکھے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب جب 22 گریڈ کے افسران کی total strength تقریباً 50 یا 52 ہو اور اس میں اگر دو یا تین OSDs ہوں تو وہ صرف ایک short period or short span کے لئے ہوتے ہیں یا تو in the process ہوتے ہیں کہ وہ کہیں سے transfer کئے جا رہے ہوتے ہیں یا transfer ہو چکے ہوتے ہیں یا further process کی طرف جا رہے ہوتے ہیں۔

دوسری situation یہ ہے کہ جب گریڈ 21 سے گریڈ 22 میں ان کی promotion ہوتی ہے تو وہ promotion effectuate اس وقت ہوتی ہے جب گریڈ 22 کی کوئی سیٹ خالی ہوتی ہے تو اس وقت تھوڑی دیر کے لئے یا چند دنوں کے لئے یا چند لمحے کے لئے ان کو ضرور OSD کیا جاتا ہے for further posting or waiting for posting لیکن اس وقت جو اس post کی figure ہے I think there are three Federal Secretaries waiting for posting sir, out of 52.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب یہ ہوتی رہتی ہیں' ہر مہینے کوئی OSD ہو جائے گا' دو مہینے میں کوئی OSD ہو جائے گا۔ further کی promotion ہو جائے گی یا وہ posting ہوجائے گی تو یہ ایک cycle ہے جو چلتا رہتا ہے۔ جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: اس کے متعلق پالیسی ہے کہ چار مہینے کے بعد یا چھ مہینے تک اس کو post کر دیا جائے گا۔ یہ کوئی واضح پالیسی یا کوئی definite rule نہیں ہے۔ میں جناب وزیر صاحب کی طرف سے یہ assurance سمجھ لوں کہ ان کو عنقریب کم از کم تین مہینے کے اندر اندر ضرور post کر دیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: میں on this august floor میں ایسی commitment کبھی بھی نہیں کر سکوں گا کیونکہ administrative معاملات بھی اس میں آتے ہیں لیکن یہ commitmentضرور ہے کہ کوشش ضرور کی جاتی ہے کہ ہر گریڈ 22 کے آفیسر کو اس کی seniority اور services کو مد نظر رکھتے ہوئے posting دی جائے اور جناب eventually ہر ایک کو مل جاتی ہے۔ جیسے میں نے پہلے جناب سے استدعا کی ہے کہ یہ ایک cycle ہے جس میں ایک بندے کی 21 سے 22 کی promotion ہوئی ہے تو 22 he is waiting for grade کوئی seat خالی ہو گی تو وہ grade 22 میں جائے گا تو یہ ایک cycle ہے جو چلتا رہتا ہے اور ساتھ ساتھ ان کی postings بھی ہوتی رہتی ہیں لیکن یہ as such clear or black and white میں نہیں ہے کہ as a mandatory to these he has to get it نہیں there is other consideration also, there are occasions when even the grade 22 officers have to face enquiries, on these circumstances, they cannot be and they should not be given promotion یہ چیز کوئی good governance میں نہیں آتی ہے۔ But certainly, this is a criterion which is followed sir, which is very much clear but بلکہ black and white میں نہیں ہے اور یہ ہمیشہ priority رکھی جاتی ہے کہ ان کو postings regularly ملتی رہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Commerce.

Mr. Humayun Akhtar Khan: Mr. Chairman, I wish to inform the House that one officer Mr. Mirza Qamer Baig has been appointed as

the Ambassador to Italy and he has left for this assignment.

Mr. Chairman: Thank you.

تھیم صاحب۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم : ایسا نہیں ہے۔ Promotions آپ سندھ میں 52 میں سے دیکھیں تو سات officers grade 22 میں secretaries ہیں۔ جیسے بابر غوری صاحب نے کہا کہ بلوچستان سے چار ہیں۔ کیا ہمیں یہ بتایا جائے گا کہ grade 21 میں کتنے officers سندھ کے کام کر رہے ہیں، ان کی کیا نااہلی ہے۔ ان کو 22 میں کرنے کے لئے competent authority کی discretionary powers ہوتی ہیں۔ بار بار اس House میں یہی عرض کیا جاتا ہے کہ سب کو کم از کم ایک اچھی representation دی جائے جیسے minister صاحب نے کہا کہ کوٹہ ہے، 7% سندھ rural میں کوٹہ ہے، اس میں ایک Federal Secretary ہے۔ میں ابھی بھی نام بتا سکتا ہوں کہ grade 21 کے officers سندھ میں کام کر رہے ہیں۔ یہ بتائیں کہ اتنے officers میں کتنے نااہل officers ہیں؟ 52 میں فقط سات ہیں، بلوچستان میں چار ہیں جناب۔ Foreign postings میں بھی یہی position ہے۔ ہمارے smaller province میں یہی grievance ہیں، ہمیں حق دیا جائے، we are Pakistani, پہلے پاکستانی ہیں پھر دوسرے ہیں۔ مگر ایک forum میں بیٹھ کر اپنے صوبے کے چار بھائیوں میں ہمارا بھی حق ہے۔ میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ ہمیں بتائیں کہ کس grade کے کتنے officers سندھ کے ہیں جو نااہل ہو چکے ہیں یا work کر رہے ہیں۔

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, I wish, I was in the encyclopedia of bureaucrats of the Establishment Division

میں honourable member کو یہاں بتا سکتا ہوں۔ جناب میں نے پہلے جو جواب submit کیا ہے اس کو reiterate کرنا چاہوں گا، جناب یہ consideration کبھی بھی نہیں ہوتی اور ہونی بھی نہیں چاہئیے۔ جناب grade 17 میں appointments through FPSC ہوتی ہیں۔ مجھے جہاں تک یاد ہے کہ اس میں probably quota ہے۔ وہ 20 quota سال کے لئے، 25 سال

کے لئے extendable تھا اور وہ probably کیا بھی گیا۔ جیسے honourable member نے

فرمایا کہ وہ 7% quota ہے۔ جناب اس وقت تو quota ہے لیکن جب federal

government میں پہنچتے ہیں اور واپس 22 grade attain کر لیتے ہیں تو پھر essentially یہ

dependent ہوتا ہے کہ ان کا experience, expertise اور public interest کو یہ بہتر

serve کہاں کر سکیں گے۔ اس میں پہلے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ ان کو appoint کیا جائے۔

اب جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ دو یا تین ہی officers

grade کے OSD ہوتے ہیں' یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ دو' تین سندھ ہی کے ہوں۔ یہ بھی

ضروری نہیں ہے کہ وہ دو' تین بلوچستان کے ہوں یا جناب پنجاب کے نہ ہوں۔ جناب یہ

consideration کبھی بھی نہیں دیکھی جاتی ہے۔ اگر honourable member یہ دیکھنا

چاہتے ہیں کہ سندھ government میں کتنے لوگ serve کر رہے ہیں تو he can, by all

means put it in the fresh question and we will put it in fresh answer sir.

Mr. Chairman: No. 187 Mrs. Tanveer Khalid.

187. ***Mrs. Tanveer Khalid:**

Will the Minister for Privatization be pleased to state briefly the steps being taken by the Government to attract investment in the country?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: The Government has taken following steps to facilitate investors:—

— BOI's Board-12 Private Sector members have been inducted in the Board to ensure private sector participation and problem solving.

— The Cabinet Committee on Investment (CCOI) has been formed, headed by the Minister for Privatization and Investment.

— Provincial Committees on Investment (PCOIs) constituted in the Provinces.

— Focal points in investment related institutions have been appointed for investment facilitation.

— Business Opportunities identified.

— Pre-Feasibility Studies/Sectoral Studies have been prepared.

— 32 Honorary Investment Counsellors in 24 countires have been appointed for investment marketing.

Mr. Chairman: Any Supplementary.

مسز تنویر خالد: جناب، میں نے Minister for Privatisation صاحب سے جو سوال پوچھا تھا he is very kind and very competent apparently, that he has given all the details to me.

Mr. Chairman: What do you mean'apparently'?

مسز تنویر خالد: لیکن میں نے صرف ایک بات پوچھی تھی کہ بہت ساری committees کا جو ذکر کیا گیا ہے تو یہ committees بھی خود کام کرتی ہیں اور اپنے functioning میں جاری و ساری ہیں حالانکہ ہمارے صدر صاحب بذات خود اس معاملے میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں invest ہو۔ جن بہت ساری committees کا ذکر کیا ہے Are they very actively functioning?

جناب عبدالحفیظ شیخ: Thank you Mrs. Tanveer Khalid, specially for that positive comment, actually اس میں کئی قسم کی committees مختلف levels پر active ہیں۔ سب سے اہم کمیٹی ہے Board of Investment جو کہ Prime Minister صاحب chair کرتے ہیں اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار یہ active بنائی گئی ہے اور انشااللہ تعالی اس کا ج اجلاس جلد ہی ہونے والا ہے۔ I think, this will be the main decisions making body for investment activities اس کے علاوہ دوسری جو committees ہیں وہ

اپنے طور پر کام کرتی رہتی ہیں لیکن بنیادی چیز یہ نہیں ہے کہ فقط committees ہیں but
there are other institutions اور investement ایسی چیز ہے جس کے لئے
government کے مختلف departments مل کے کام کرتے ہیں - دوسری organizations
یا committees جیسے ECC یا even cabinet ہے وہاں پر بھی investment related
decisions ہوتے رہتے ہیں -

Th k you

Mr. Chairman: Q.No.188. Mrs. Tanveer Khalid.

188. ***Mrs. Tanveer Khalid:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that funds have not been allocated/released to the newly formed Alternative Energy Board, working in the Prime Minister's Secretariat, if so, its reasons and the steps being taken in this regard; and*

(b) *whether the terms of reference for the functioning of the said Board have been finalised?*

Mr. Shaukat Aziz: (a) Finance Division has allocated funds amounting to Rs. 25 million to Alternative Energy Development Board on 27-8-2003.

(b) The Terms of Reference for functioning of the Board have been finalized and notified *vide* Cabinet Division's Notification No. 1-7/2003-Admn-II dated 12-5-2003.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mrs. Tanveer Khalid: No supplementary sir.

Mr. Chairman: Q No 189. Mr. Babar Khan Ghori.

189. ***Mr. Babar Khan Ghori:**

Will the Minister for Commerce be pleased to state the value of the total exports in Pak Rupees and US Dollars during 1997-98, 1998-99 and 1999-2000 and the amount of export rebate and refund of Sales tax paid to the exporters during those financial years, with province-wise break-up?

MR. HUMAYUN AKHTAR KHAN

Year	Value of Goods Exported		Province	Amount of Customs - Rebate (Rs. in million)	Amount of Sales Tax Refunds. (Rs. in Millions)
	Rs (Million)	(US $ Millions)			
1997-98	373159.934	8627.66	Sindh	5,339	7,455
			Punjab	6,282	6,037
			NWFP	94	38

			Baluchistan	29	27
			All Pakistan Basis.	11,744	13,557
1998-99	390342.20	7779.28	Sindh	5,927	10,482
			Punjab	9,444	9,864
			NWFP	67	47
			Baluchistan	19	10
			All Pakistan Basis.	15,457	20.373
1999-2000	443678.34 6	8368.59	Sindh	6,081	11,959
			Punjab	11,814	10,641
			NWFP	232	151
			Baluchistan	2	24
			All Pakistan Basis.	18,129	22,775

Mr. Chairman: Any supplementary?

جناب بابر خان غوری: جی ہاں۔ جناب! اس کا جواب کون دے گا۔

جناب چیئرمین: ہمایوں صاحب آپ کے لئے سوال ہے۔ جی بابر خان آپ بولیں۔

جناب بابر خان غوری: میں نے جو سوال کیا تھا وہ export کے حوالے سے تھا کہ 1997-98 میں پاکستان کی جو کل export تھی وہ کتنی تھی۔ اس میں 8627 Dollars million Dollars تھی۔ اس کے بعد جو جواب دیا گیا 1999-2000 وہ 8368 million یعنی بڑھنے کی بجائے وہ Dollars میں تقریباً 300 million کم تھی۔ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ یہ کم کیوں ہے جب کہ یہ بڑھنی چاہیے تھی۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ پچھلے مہینے نومبر میں export کم ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ ایسا کیوں ہے جبکہ وہ بڑھنی چاہیے تھی اور ایک سوال میرا ان سے یہ بھی ہے کہ جو Bed linen کا یورپی یونین کا مسئلہ چل رہا ہے اس میں ہمارے محترم وزیر صاحب نے کیا efforts کی ہیں۔ اس کا جو dumping کا مسئلہ تھا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی ہمایوں صاحب۔

جناب ہمایوں اختر خان: Mr. Chairman, honourable senator نے یہ سوال تو نہیں پوچھا تھا کہ وجوہات کیا تھیں۔ figures ہم نے دیے ہیں لیکن میں آپ کو اب وجوہات بتادوں کہ یہ وہ سال ہے جس میں پاکستان کا Nuclear test ہوا تھا اور بہت سی sanctions پاکستان کے خلاف لگا دی گئی تھیں۔ شاید یہ وجہ تھی کہ export کچھ کم ہوئیں لیکن آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ یہ جو آپ کو 8.6 billion اور 7.7 billion نظر آ رہے ہیں پاکستان کی export پچھلے fiscal year میں 11.1 billion Dollar ہوئی ہے اور اس سال fiscal year میں 12.1billion Dollar کا target ہے جو کہ ہمیں امید ہے کہ achieve کر لیا جائے گا۔ آپ کے جو دو سوال تھے نومبر میں exports کم نہیں ہوئیں۔ اکتوبر سے نومبر میں dip ہوا تھا جو کہ پچھلے سال بھی تھا۔ جو اس سے ایک سال پہلے بھی تھا۔ یہ ایک dip ہوا کرتا ہے لیکن اس نومبر کی exports پچھلے نومبر سے پھر بھی زیادہ تھیں اور ابھی تک جو پانچ مہینے اس مالی سال کے گزرے ہیں اس میں ہماری exports پچھلے سال کے مقابلے میں 11.

35% higher ہیں جو کہ ہمارے target سے زیادہ ہیں تو اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نومبر میں عید تھی اور آپ کو پتا ہے کہ پورا ہفتہ ہی پاکستان بند رہا ہے۔ 6 working days off تھے اس سے definitely معیشت پر فرق پڑتا ہے اور economic activity پر فرق پڑتا ہے۔

جہاں تک bed linen کا تعلق ہے۔ دیکھیئے! bed linen میں اٹھارہ دسمبر 2000، سے ایک investigation ہو رہی ہے European Commission میں against Pakistani exporters for dumping bed linen in the european market یہ dumping investigation ہوتی ہے اور جو WTO anti dumping duties کے ہر ممبر ملک کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ اگر وہ یہ محسوس کرے کہ ان کے ملک میں dumping ہو رہی ہے اور investigation سے ثابت ہو جائے تو dumping duties لگا سکتے ہیں۔ Euro Cotton ایک private ادارہ ہے جس نے European Commission کو کہا کہ dumping ہو رہی ہے۔ انہوں نے ہمارے exporters کے خلاف، یہ business to business investigation ہوتی ہے۔ اس میں State to State کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ As opposed to countervailing duty جو کہ subsidy کے خلاف لگائی جاتی ہے وہ State to State dealing ہوتی ہے۔ یہ تو exporter and importer کے معاملات ہیں لیکن ہمارے bedlinen کے exporters کو government نے مسلسل political support دی ہے۔

نو جنوری کو Pascal Lamy سے میری ملاقات ہوئی جو کہ Trade Commissioner, European Commission ہیں۔ جس میں، میں نے ان کو کہا کہ آپ کے پاس dumping کا case موجود نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر میں Euro Cotton کی درخواست پر investigation order نہ کرتا تو Court of first incidence جو لکسمبرگ میں ہے اس میں Euro Cotton فیصلہ جیت جاتی۔ اس لئے investigation شروع ہونی تھی۔ جب investigations شروع ہوگئیں تو ہمارا موقف ،ہمیشہ یہ رہا کہ بہت جلدی اس کو ختم کیا جائے۔ Political pressure یہ تھا تا کہ اس investigation کا جو chilling affect ہے وہ ہماری exports پر نہ پڑے۔ اسی وجہ سے throughout constructed solutions کی بات ہوئی ہے

کہ ہم ادھر سے price control کرلیں۔ یہ exporters نے commission سے بات کی ہے یا
کوئی tariff rate quota کہ کچھ quantity duty free چلی جائے اور باقی پر anti dumping
duty لگا دی جائے لیکن ابھی جو European Commission disclosure document سے
sampled companies کو ملا ہے ' اس میں definitive dumping duty 14.1% duty
suggest کی گئی ہے۔ جس کو ہماری چھ sampled companies challenge کریں گی اور
اس کا جواب دیں گی۔ تو یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ اس میں ہم سنتے تھے dumping margins تو
بہت زیادہ ہیں 30 to 40% لیکن definitive duty proposals کم ہیں۔ Legal replies
کے ساتھ ساتھ ہم پورا political and diplomatic pressure ڈالیں گے member
countries پر ' اس میں Foreign Office involve ہو گا اور ہے۔ اس میں ہمارے Brussels
میں جو Economic Minister اور باقی European Capitals میں ہمارے جو trade officers
ہیں وہ سب اس activity میں involve ہیں کہ جو anti dumping committee ہے ' جو
جنوری میں اس کا فیصلہ کرے گی' اس میں lobby کریں تا کہ یہ duty نہ لگائی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب بابر خان غوری: جناب! اس پر یہ وضاحت چاہیئے تھی کہ بلوچستان کی جو rebate ہے 29 million اس کے بعد وہ 19 million رہ گئی اور اب صرف 2 million ہے تو ایک دم 29 million سے صرف 2 million رہ گئی ہے تو export کم ہوئی ہے۔ اسکی کیا وجوہات ہیں؟

جناب ہمایوں اختر خان: جناب چیئرمین! یہ ایک technical چیز ہوتی ہے duty draw backs اس میں جس producer نے جو چیز import کی اور اس پر جو duty pay کی اگر وہ اس سے کوئی product بنا کر ملک سے باہر export کرتا ہے تو وہ duty refund ہو جاتی ہے۔ اب میں نے یہ analysis نہیں کیا کہ بلوچستان میں یہ کیوں کم ہوئی ہے۔ اس پر میں honourable Member کو اطلاع کر سکوں گا کہ اس کی exact وجہ کیا ہے۔ یہ analysis اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔

190. ***Mr. Babar Khan Ghori:**

Will the Minister for Commerce be pleased to state the details of losses sustained by the Rice Export Corporation of Pakistan during the last five years with year-wise break-up and the reasons for these losses?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Before directly replying to the question raised by the honourable member of the Senate, it would be pertinent to point out the following facts:—

1. The Cabinet of the Caretaker Government decided on 4th December, 1996 to merge Rice Export Corporation of Pakistan (RECP) and Cotton Export Corporation of Pakistan (CEC) into Trading Corporation of Pakistan (TCP). No procurement of rice was undertaken by RECP from the year 1996-97 and thereafter and its normal operations ceased. The available stocks of rice and other stores were however decided to be sold/disposed off. As per Government orders, the functions of

— BOI Website provides wider information on investment opportunities.

— Investment promotional material is being distributed far and wide.

— Interaction with government agencies, private sector, OICCI, FPCCI and other chambers for resolving their problems. Task force recommendations finalized for implementation.

— In addition to the Conferences held in the past, the following Conferences were organized during 2003:—

o OIC-Conference on investment was held in Islamabad on April 19-20, 2003.

o Investment Conference was held on 23rd July, 2003 in Paris—France.

o ITCN Exhibition/Conference was organized on 9—11 August, 2003 in Karachi.

o Investment Conference held in Berlin—Germany on 22nd September, 2003.

o Investment Conference held in China on 16th October, 2003.

o Minister for Investment and Privatization made a presentation in Almaty in September, 2003 for attracting investment from the OIC member states.

- o The President of Pakistan also gave a keynote address to the OIC Heads of States in Malaysia on 16-10-2003 for attracting inter-OIC investments.

— Following Conferences will be held during 2004:—

- o Investment Conference in Sindh.
- o Investment Conference in Punjab.
- o Investment Conferences in NWFP & Balochistan.

— Induction of dedicated Relationship Managers (MBAs) in BOI for problem solving.

Government has formulated very liberal Investment Policy having the following salient features:—

- — All economic sectors are open for FDI.
- — 100% foreign equity is allowed.
- — No Government sanction is required.
- — Remittance of Royalty, Technical and Franchise Fees; Capital, Profits, Dividends allowed.
- — Network of Industrial Estates and Export Processing Zones.
- — Export Manufacturing is Zero Rated.
- — Foreign Investment is fully protected by:
    - * Foreign Private Investment (Promotion & Protection) Act, 1976.
    - * Protection of Economic Reforms Act, 1992.
    - * Foreign Currency Accounts (Protection Ordinance, 2001.

— Bilateral Agreements signed:—

* Investment Protection: 43 Countries.

* Avoidance of Double Taxation: 51 countries.

— Positive list of value added industries has been issued.

— Industry status to tourism, housing and construction has been granted.

— Policy for FDI in Insurance Sector has been framed.

— BOI Registration for Foreign Companies no longer required for:

* Shipping Companies.

* Courier Service.

* GSA of Airlines.

RECP & CEC stood transferred to TCP. In pursuance of the Cabinet decision a joint merger petition by TCP, RECP & CEC was filed in the High Court of Sindh on 17th November, 1999 seeking sanction to the merger scheme as this was a requirement under the Companies Ordinance 1984. As per decision of the High Court given on 19-01-2001, the assets and liabilities of RECP & CEC stood merged with TCP and organizations of RECP & CEC stood dissolved.

2. The last audited accounts of RECP were for the year 2000-2001 ending 19th January 2001 (the Corporation does not exists since then).

The position of losses as per audited accounts for the last 5 years (1996-97) to 2000-2001) is as under:—

Year	Loss (Rs. Million)	Main Reasons of Loss
1996-97	1,691.91	Higher cost of sales as compared to sales revenue, mark-up expenses salaries & wages, depreciation expenses, provision on account of shortages of gunny bags, financial expenses, other administrative, operational & selling expenses etc.

1997-98	20,89.51	Higher cost of sales as compared to sales revenue, voluntary retirement scheme expenses, salaries & wages expenses, provision for stock losses, financial expenses provision on account of shortages of bags, other administrative, operational and selling expenses etc.
1998-99	100.60	Higher cost of sales as compared to sales renenue, salaries & wages, financial expenses, voluntary retirement scheme expenses, provision for stock shortages/losses, depreciation expenses, provision on account of shortages of gunny bags, other administrative, operational and selling expenses etc.
1999-2000	120.82	No sales revenue, depreciation expenses, financial expenses, salaries & wages, other administrative, operational and selling expenses etc.
2000-2001	20.56	Higher cost of sales as compared to sales revenue, salaries & wages, depreciation expenses, other administrative, operational and selling expenses etc.

جناب بابر خان غوری: شکریہ جناب چیئرمین۔ میرا سوال یہ تھا کہ Rice Export Corporation کو پچھلے پانچ سالوں میں کتنا نقصان ہوا؟ اس حوالے سے جو figures آئے ہیں وہ بڑے خطرناک ہیں۔ اس میں 3900 million خسارہ دکھایا گیا ہے۔ معزز وزیر صاحب سے میرا یہ سوال ہے کہ 3900 million بہت بڑی رقم بنتی ہے اور اس ادارے کی وجہ سے اتنا بڑا نقصانہوا۔ اس سلسلے میں تحقیقات کے لیے کوئی special committee بنائی گئی ہے کہ کیا وجوہات تھیں کہ اتنی رقم کا نقصان ہوا اور آئندہ ایسا نہ ہو، اس کے لیے کوئی اقدامات کیے گئے۔

جناب چیئرمین: یہ جواب میں تو بتایا ہے۔

جناب ہمایوں اختر خان: جناب چیئرمین! Rice Export Corporation جو Care taker government تھی December 1996 میں، اس کی کابینہ نے فیصلہ کیا تھا کہ Rice Export Corporation اور Cotton Export Corporation کو Trading Corporation میں merge کر دیا جائے اب اس وقت سے جو Rice Export Corporation کی activity تھی کہ rice خریدا جائے اور پھر اس کو treat کرکے باہر export کیا جائے، وہ activity تو ختم ہو گئی ہے۔ ہاں اس کے سٹاک میں کچھ rice پہلے سے خریدا ہوا پڑا تھا تو from that point ایک merger proceeding شروع ہو گئی ہے کیونکہ Companies Ordinance کے تحت اس کی پوری قانونی کارروائی ہوتی ہے جوکہ چلتی رہی اور finally ۱۹ جنوری ۲۰۰۱ء میں formally یہ Trading Corporation of Pakistan سے merge ہوئی۔ Honourable Senator نے جو سوال پوچھا، پہلے ۵ سال ایک فیصلے کے تحت یہ کارپوریشن ختم ہو گئی تھی اور یہ اپنا business کر ہی نہیں رہی تھی۔ یہ merger proceeding میں involve تھی۔ اس کی activity نہیں تھی لیکن اس کی ancillary activities تھیں۔ چاول کا existing stock کو انہوں نے بیچنا تھا۔ ان کے کچھ employees تھے جنہوں نے company کے merge کرنے میں کام کرنا تھا، وہ اس وقت تک pay roll پر تھے اور خرچے ہو رہے تھے۔ اس وجہ سے یہ losses show ہوئے ہیں کیونکہ اس کی جو actual activities تھیں، وہ اس وقت بند ہو چکی تھیں۔

Mr. Chairman: Question No. 191, Mr. Babar Khan Ghori.

191. ***Mr. Babar Khan Ghori:**,

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to write off the amount of interest on the loans of HBFC for the widows, if so, when?

Mr. Chairman: Any supplementary?

جناب بابر خان غوری، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ کیا وزیر خزانہ یہ بیان فرمائیں گے کہ بیواؤں پر جو House Building Finance Corporation کا قرضہ ہے اور اس کے اوپر جو سود ہے۔ وہ معاف کیا جائے گا؟ یہ سود ماضی میں بھی معاف ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک خاتون ہے اور اس کا شوہر نہیں رہا تو کس طرح وہ سود کی قسط ادا کرے گی؟ قسط اپنی جگہ لیکن سود کو ضیاء الحق صاحب کے دور میں معاف کر دیا گیا تھا لیکن اب ان سے دوبارہ لیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غیر مناسب ہے اور ان کو یہ معاف کرنا چاہیئے۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ ابھی فی الحال معاف نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ اس تجویز کی حمایت کریں گے کہ اس کو معاف کیا جائے اور ان سے نہ لیا جائے۔

جناب چیئرمین: Insurance کے بارے میں بھی کئی دفعہ بات ہوئی ہے۔

جناب بابر خان غوری: جی ہاں۔ Insurance کا جو premium ہے اس کے بارے میں بھی بات ہوتی رہتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی شوکت صاحب۔

Mr. Shaukat Aziz: Mr. Chairman, sir, in the past, such proposals have been looked at, at the recommendations of the members, we will look at it again. As you have sir, just mentioned, if it is necessary

we will take appropriate action.

Mr. Chairman: I think the insurance is ongoing, it can be looked at.

Mr. Shaukat Aziz: Yes. sir,

Mr. Chairman: Thank you. Question No. 192, Mr. Muhammad Abbas Komaili.

192. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:**

Will the Minister for Finance be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to privatize I.P.B.P or commercialize it like P.I.C.I.C., if so, its details?

Mr. Shaukat Aziz: The Restructuring of IDBP is under process after which it may be privatized through SBP.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mr. Muhammad Abbas Komaili: Thank you Mr. Chairman, I think the reply received from the honourable Minister is not satisfactory.

جناب چیئرمین! IDBP وہ ادارہ ہے کہ جس نے اس ملک میں industries کا جال پھیلایا تھا اور اسی کے سبب سارے ملک میں اور خاص طور پر rural areas میں industries قائم ہوئیں۔ مڈل کلاس کو ایک boost ملا لیکن commercial banks تو selected and few customers کو patronize کرتے ہیں۔ PICIC نے بڑا کام کیا لیکن PICIC کو بھی commercialize کر دیا گیا۔ اب PICIC سے فائدہ صرف بڑے بڑے چند سرمایہ دار اٹھا سکیں گے اور industries لگا سکیں گے۔ چھوٹے اور مڈل کلاس کے لوگوں کے لئے PICIC کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔

اب IDBP کو بھی اس وقت struck off کر دیا گیا ہے۔ IDBP والے صرف practically recovery پر لگے ہوئے ہیں۔ new projects sanction نہیں ہو رہے ہیں، new applications entertain نہیں ہو رہی ہیں اور یہ فرما رہے ہیں کہ restructuring ہو رہی ہے۔ کس بات کی restructuring ہو رہی ہے؟ جبکہ اس کی performance excellent رہی ہے۔ اس وقت جو recoveries آ رہی ہیں وہ تنخواہوں میں جا رہی ہیں، function کوئی نہیں ہو رہا ہے اور آگے یہ فرما رہے کہ اس کو بھی privatize کر رہے ہیں۔ کیا ضرورت ہے؟ اس کو privatize کرنے کے بعد کیا یہ ادارہ وہ کام کر سکے گا جو ماضی میں اس نے کیا ہے؟ اس کے بعد تو interior میں یا مڈل کلاس کو موقع نہیں ملے گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، حال میں ذرا اس کی financial position weak ہے۔ SME bank کے بارے میں منسٹر صاحب آپ کو خود بتائیں گے۔

Mr. Shaukat Aziz: Mr. Chairman sir, IDBP, as stated earlier, is in a process of restructuring. The loan portfolio of IDBP was not upto the level desired. So, there is a clean up operation going on to rationalise the loan portfolio and put the whole institution on a sound footing. As regards the members concern for small and medium entrepreneurs and industries, we have re-energised the SME which is now catering to the small and medium businesses. As regard the IDBP this will be restructured. The State Bank of Pakistan is very aptly handling the situtation and this program is on going but IDBP does need important actions from the State Bank and the government to put it again on a sound footing

Mr. Chairman: Question 193. Bhinder Sahib.

193. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the amount of benevolent fund received from the Federal Government employees by the Federal Government Employees Benevolent Fund Trust during 2000-2001 and 2001-2002;

(b) the amount in the said fund as on 30-6-2002;

(c) the disbursement, grants or aids given to the employees or their families out of the said fund during 2000-2001 and 2001-2002; and

(d) whether the employees who contribute in that fund get any benefit from the fund if they are not incapacitated or die before the age of 70 years?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) The Federal Employees Benevolent Fund received following amount during two years:—

Year	Rs. in million
2000-2001	337
2001-2002	354

(b) The amount in Venevolent Fund as on 30-06-2002 was Rs. 3.547 billion.

(c) The Federal Employees Benevolent Fund paid following amounts as Benevolent grant to the employees and their families:—

Year	Rs. in million
2000-2001	272
2001-2002	314

(d) The employees who are neither incapacitated nor die before the age of 70 years are not entitled to any benefit from the Benevolent Fund. However, the employees who die before the age of 70 years, their spouse is entitled for benevolent grant for life. In case there is no spouse, other family members are entitled to receive monthly benevolent grant at the prescribed rates (Annex-A) for a maximum period of 15 years.

First Schedule

Annex"A"

*THE FIRST SCHEDULE.

[*see* sections 12(1) and 13].

BENEVOLENT FUND.

The rates of subscription to the Benevolent Fund and the amount of monthly benevolent grant payable under section 13 out of such Fund before the 4th September, 1988.

Pay Range (Rs.)	Rate of Monthly Subscription (Rs.)	Rate of Monthly Benevolent Grant (Rs.)
(1)	(2)	(3)
In the case of an employee Whose pay last drawn was Between —	One per cent of pay subject to maximum of Rs. 26	....
250 and 300	—	150
301 and 400	—	175
401 and 500	—	200
501 and 600	—	225
601 and 700	—	250
701 and 800	—	275
801 and 900	—	300
901 and 1000	—	325
1001 and 1100	—	350
1101 and 1200	—	375
1201 and 1300	—	400
1301 and 1400	—	425
1401 and 1500	—	450
1501 and 1600	—	475
1601 and 1700	—	500
1701 and 1800	—	525
1801 and 1900	—	550
1901 and 2000	—	575
2001 and 2100	—	600
2101 and 2200	—	625
2201 and 2300	—	650
2301 and 2400	—	675
2401 and 2500	—	700
2501 and 2600	—	725
2601 & above	—	750

*Substituted *vide* Ord. No. XLIX of 1980 w.e.f. 01-01-1980.
Substituted *vide* Act No. XIII of 1996, w.e.f. 04-09-1988.

2nd Schedule

Annex"A"

*THE SECOND SCHEDULE

[*see* sections 12(1) and 13]

BENEVOLENT FUND

The rates of subscriptions to the Benevolent Fund and the amount of monthly Benevolent grant payable under section 13 out of such Fund applicable on and after the 4th September, 1988.

Sl. No.	Monthly Pay (Rs.)	Rate of monthly Subscription (Rs.)	Rate of monthly Benevolent grant (Rs.)
(1)	(2)	(3)	(4)
1	501-600	11	270
	601-700	13	300
3	701-800	15	330
4	801-900	17	360
5	901-1000	19	390
6	1001-1100	21	420
7	1101-1200	23	450
8	1201-1300	25	480
9	1301-1400	27	510
10	1401-1500	29	540
11	1501-1600	31	570
12	1601-1700	33	600
13	1701-1800	35	630
14	1801-1900	37	660
15	1901-2000	39	690
16	2001-2100	41	720
17	2101-2200	43	750
18	2201-2300	45	780
19	2301-2400	47	810
20	2401-2500	49	840
21	2501-2600	51	870
22	2601-2700	53	900
23	2701-2800	55	930
24	2801-2900	57	960
25	2901-3000	59	990
26	3001-3100	61	1020
27	3101-3200	63	1050
28	3201-3300	65	1080
29	3301-3400	67	1110
30	3401-3500	69	1140
31	3501-3600	71	1170

32	3601-3700	73	1200
33	3701-3800	75	1230
34	3801-3900	77	1260
35	3901-4000	79	1290
36	4001-4100	81	1320
37	4101-4200	83	1350
38	4201-4300	85	1380
39	4301-4400	87	1410
40	4401-4500	89	1440
41	4501-4600	91	1470
42	4601-4700	93	1500
43	4701-4800	95	1530
44	4801-4900	97	1560
45	4901-5000	99	1590
46	5001 and above	100	1620

*Substituted *vide* Act No. XIII of 1996, *w.e.f.* 04-09-1988.

Mr. Chairman: Any supplementary?

چوہدری محمد انور بھنڈر: سپلیمنٹری جناب، جناب والا! اس میں،میں نے پوچھا تھا کہ Federal Government کے employees benevolent fund کیا دیتے ہیں اور grant کیا دی جاتی ہے۔ کتنا amount collect ہوا اور کتنا disburse ہوا۔ اس کے جواب میں جناب یہ کہا گیا ہے کہ

the employees who are neither incapacitated nor died before the age of 70 years are not entitled to any benefit from benevolent fund, however, the employees who died before the age of 70 years, their spouse is entitled to the benevolent grant of her life. In case there is no spouse, other family members are entitled to receive monthly benevolent grant at the prescribed rate.

ایک سرکاری ملازم جو ساری عمر، جتنی دیر وہ ملازم رہتا ہے۔ اگر وہ contribute کرتا ہے اور اس کو گورنمنٹ بھی contribute کرتی ہے لیکن اگر وہ incapacitate نہیں ہوا یا مرا نہیں تو اس کو اپنی contribution کا بھی کچھ نہیں ملے گا۔ میں یہ clarification چاہتا ہوں کہ وہ ساری عمر اگر benevolent فنڈ دیتا رہا ہے تو اس کو اپنا benevolent fund نہیں ملے گا اور اس کو grant بھی نہیں ملے گی کیونکہ وہ incapacitate نہیں ہوا یا مرا نہیں۔ جناب جنہوں نے ساری عمر contribute benevolent fund کیا ہے کیا ان کے ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو benevolent fund دینے کی تجویز مناسب نہ ہو گی۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: جی چیئرمین صاحب، honourable member نے جو point out کیا ہے یہ بڑا valid point ہے جناب۔ it was also raised by me sir, I think یہ prove کیا گیا ہے یہ printing کے وقت کی error ہے۔ میں clarify کرنا چاہوں گا for the honourable member کہ employees who contribute for the benevolent fund, they do get the benevolent fund whether they are

capacitated or not sir at the age of 70, they do get the funds. Please re-affirm this sir.

Mr. Chairman: If it is in different nature.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب جواب تو بالکل اس کے برعکس ہے لیکن میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو کیا ملتا ہے۔ جو contribute کرتے ہیں اور incapacitate نہیں ہوتے اور ریٹائر ہوتے ہیں ان کو کیا ملتا ہے؟

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ یہ غالباً Federal employment benevolent fund group insurance rule 72 ہے جو کہ دسمبر میں revise کئے گئے ہیں اور یہ insurance act ہے 1969 کا' accordingly یہ ہم نے ساتھ data provide کیا ہے اور وہ grounds بھی provide کی ہیں اور ratio بھی provide کیا ہے تو جتنی جس کی contributions ہوتی ہیں اسی طرح accordingly اس کو اتنا benevolent fund ملتا ہے۔ میں نے پہلے وضاحت کی ہے کہ یہ جو جواب پہلے printed تھا اس میں یہ typing error ہے جو کہ printing تک چلا گیا اور اس کو دیکھا نہیں گیا this was not the answer, the answer is yes, they do get the benevolent fund after the ہے رہتا ملتا when they are at the age of 70, they do get it sir. retirement at the age of 70

چوہدری محمد انور بھنڈر: میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو first schedule اور second schedule دیئے گئے ہیں' ان میں benevolent funds کے rates ہیں کہ contribute کیا کرتے ہیں اور اس میں rate of monthly benevolent grant کیا ہوتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ اس کو یہ ملتا ہے۔

جناب محمد رضا حیات ہراج، جناب I can assure this august House کہ وہی rate ملتا ہے جو کہ prescribed ہے under the rules

چوہدری محمد انور بھنڈر: میں "under the rules" کے متعلق معلوم کرنا چاہوں گا

کہ جو وہ contribute کرتا ہے اور plus وہ جو گورنمنٹ اس کو grant دیتی ہے ' وہ دونوں ملا کر خواہ یہ incapacitate ہو یا نہ ہو ' کیا وہ ہر حالت میں ملتا ہے ؟

جناب رضا حیات ہراج: جناب والا! وہ incapacitate ہو یا نہ ہو ' benevolent fund ضرور ملتا ہے ۔ ایک بات ۔وہ schedule جو 2000 میں revise کیا گیا ہے' جتنی اس کی contribution ہوتی ہے accordingly اس کی contribution کے مطابق ' اس کی bracket کے مطابق' اسے benevolent fund ضرور ملتا ہے جس کا وہ entitled ہے اور جس کے بارے میں rules میں provide کیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سوال نمبر 194 ۔

194. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of posts of BPS 18 to 21 lying vacant as on 1-3-2003, separately, with Ministry-wise break-up; and

(b) the reasons for not filling these posts?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Establishment Division deals with Secretariat Group. District Management Group (DMG), Police Service of Pakistan (PSP) and Office Management Group (OMG). Details of vacant posts from BPS-18 to 21 as on 01-03-2003 are as under:—

(i)	BPS-18	=	103
(ii)	BPS-19	=	26
(iii)	BPS-20	=	05
(iv)	BPS-21	=	04
		Total:	138

Detailed lists showing Ministry-wise break-up of the above mentioned vacant posts are at Annex-I.

(b) (i) The vacant posts in OMG could not be filled upto 01-03-2003 as the case for promotion to BS-18 was pending because the seniority of BS-17 Officers of OMG was subjudice in the Supreme Court of Pakistan regarding grant of seniority to the inductee Section Officers from the date of deputation.

(ii) Promotion cases to BS-19 were not processed due to litigation in the Supreme Court on the issue of promotion examination.

(iii) Two vacant posts of BS-21 Officers, **shown at (iv) above** stand filled-in. Four posts of BS-20 are likely to be filled-in shortly.

Annex-I

Ministry-wise break-up of vacant posts in BS-18 to 21 as on 01.03.2003

Sl.No.	Name of the Post	BPS	Name of Office Main Ministry Attached Deptt./ Subordinates Office/Other	No of Posts Vacant
(1)	(2)	(3)	(4)	(5)
1	Additional Secretary	21	1. Planning and Development Division. 2. Ministry of Food, Agriculture and Livestock.	02
2	Chief	21	Census Commissioner	01
3.	Director General	21	National Police Bureau	01
4.	Joint Secretary	20	Ministry of Commerce	02
5.	Joint Secretary	20	Finance Division	01
6.	Joint Secretary/ Director General	20	Planning and Development Division	01
7.	Director General	20	Board of Investment	01
8.	Deputy Secretary	19	Ministry of Commerce	01
9.	Deputy Secretary	19	Establishment Division	03
10.	Deputy Secretary	19	Cabinet Division	01
11.	Deputy Secretary	19	Finance Division(Military)	02
10.	Deputy Secretary	19	Finance Division	03

12.	Deputy Secretary	19	M/o Law, Justice and Human Rights	01
13.	Deputy Secretary	19	M/o Petroleum and Natural Resources	02
14.	Deputy Secretary	19	Defence Production Division	01
15.	Deputy Secretary	19	Ministry of Education	01
16.	Deputy Secretary	19	M/o Food, Agriculture and Livestock	02
17.	Deputy Secretary	19	M/o Religious Affairs Zakat and Ushr	01
18.	Deputy Secretary	19	Communications Division	01
19.	Deputy Secretary	19	M/o Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs.	02
20.	Deputy Secretary	19	Interior Division	02
21.	Deputy Selcretary	19	M/o Water and Power	01
22.	Deputy Secretary	19	Economic Affairs Division	01
23.	Deputy Secretary	19	KANA & SAFRON Division	01
24.	Section Officers	18	--------------------------	103*
			TOTAL =	138

Total number of vacant posts in BS-19 to 21, specified for Secretariat Group = 35.

*Ministry wise break-up of 103 posts of BS-18 in OMG, conveyed by the OMG-Wing is not possible as there is no specific allocation of posts of Section in BS-17 and 18 in the Ministries/ Divisions.

Mr. Chairman: Any supplementary?.

چوہدری محمد انور بھنڈر: میں نے اس سوال میں پوچھا کہ grade- 18 سے grade- 21 میں کتنی posts خالی پڑی ہوئی ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ grade-18 کی 103، grade-19 کی 26، grade-20 کی 5 اور grade -21 کی 4 posts خالی ہیں۔ grade-22 کا پہلے جواب دے دیا گیا ہے ۔اس وقت 138 posts خالی پڑی ہوئی ہیں۔ان posts کے خالی ہونے سے ایک frustration ہے کہ posts خالی ہیں اور آدمی O.S.Ds لگے ہوئے ہیں ۔ آدمی موجود ہیں ۔ کیا یہ posts اس وجہ سے خالی نہیں پڑی ہوئی ہیں کہ کسی کی D.P.C نہیں ہوئی، کسی کی سروس میں lethargic movement ہے ۔ کئی کئی مہینوں سے یہ cases linger on ہوتے رہے ہیں اور posts خالی پڑی ہوئی ہیں۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب والا! ایسی صورت حال نہیں ہے کہ اس وجہ سے یہ BPS-18 کی 103 posts خالی پڑی ہیں بلکہ اس کی reasons یہ ہیں کہ grade-17 کے جو انجینیر آتے ہیں، یہ by virtue of deputation آتے ہیں اور induct بھی کئے جاتے ہیں۔ جب یہ کچھ سال یعنی پانچ، چھ یا سات سال اپنی ministry میں یا division میں گزار لیتے ہیں، پھر ان کی services regulate کی جاتی ہیں۔

اب گزارش یہ ہے کہ ان لوگوں کا معاملہ سپریم کورٹ میں ہے ۔ یہ جو grade-18 کے officers ہیں، یہ اپنی date of seniority مانگ رہے ہیں، جس دن سے ان کی regular induction in respect of their service group ہوئی تھی اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں seniority اس دن سے دی جائے جس دن سے انہوں نے service join کی تھی The matter is subjudice in the Supreme Court of Pakistan. جب تک وہاں سے فیصلہ نہیں ہوتا اس وقت تک ان کی grade کی determination نہیں ہو گی اور ان کی یہ figuring linger on رہے گی۔ یہی وہ cause ہے جس کی وجہ سے grade-19 کے 26 افراد O.S.D. ہیں ۔ اس وقت BPS-18 کے 103، BPS-19 کے 26 افراد ہیں ۔ ان کی date of induction اور date of seniority کا معاملہ ہے ۔ یہ issue ان کی respective ministries کا ہے۔ یہ لوگ

seniority کے مسئلہ پر سپریم کورٹ میں گئے ہوئے ہیں ۔ جب اس کا فیصلہ وہاں سے ہوگا تو accordingly the judgment of the Supreme Court would be implemented اور اس وجہ سے یہ figure back log میں آ رہی ہے ۔ میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ صرف اس میں O.S.Ds نہیں ہوتے ۔ O.S.Ds بہت کم لوگ ہوتے ہیں اور یہ صرف for few days or for few months کے لئے ہوتے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : میں جناب والا! یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ سپریم کورٹ کی طرف سے کوئی stay ہوا ہے اور اگر stay ہے تو یہ کب سے ہوا ہے اور کیا محکمہ نے اس کی early disposal کے لئے کوئی case move کیا ہے؟

جناب چیئرمین : آپ دونوں وکیل ہیں ۔

جناب محمد رضا حیات ہراج : میں نے کوشش کی تھی کہ اس کے بارے میں سپریم کورٹ سے اس کی order sheet آج صبح تک مل جائے اور مجھے یہ اندازہ تھا کہ معزز رکن یہ چیز پوچھیں گے ۔ unfortunately وہ sheet ہمیں ابھی تک نہیں مل سکی ۔ جس وقت مجھے یہ order sheet receive ہوتی ہے۔

I will certainly submit it in the august House and to the honourable Member also. I can not comment sir, that what is the status of this case. Whether any status quo has been granted or not.

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ مقدمات لمبے ہوتے ہیں لیکن جن مقدمات میں سرکار کی طرف سے پیروی ہوتی ہے ان میں تساہل ہوتا ہے ۔ اگر ایک معاملہ pending ہے تو وہ pending ہی رہتا ہے اور بہت دیر تک pending چلتا ہے ۔ کیا وزیر موصوف یہ assurance دلائیں گے کہ اس معاملے میں وہ کچھ پیش رفت کرینگے یا move کریں گے اور اس کو expedite کرائیں گے۔

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Vigilance and to be on the toe is the primary objective of the government and it should be, sir.

Good governance

There is, of course, the office of the Attorney ۔ ہے آتا بھی ہمیشہ میں بھی

legal اپنے respective ministries ۔ ہیں کرتے pursue کو اس بھی وہ General also

cold shelves جو کہ this is not something ہیں کرتے actively pursue معاملات

It will be done and we will be taken care of, *Insha Allah*. میں ڈالی جاتی ہیں

جناب چیئرمین، سوال نمبر ۱۹۵

195. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) *the quantity, quality and value of Rice exported from Pakistan during the years 2000-2001, 2001-2002 and from 1-7-2002 to 30-3-2003; and;*

(b) *the names of the country to which the Rice was exported?*

Mr. Humayun Akhtar Khan:

(a)

(Quantity in M.T.)
(Value in '000' US $)

	2000-01		2001-02		1-7-2002 to 30-3-2003	
	Quantity	Value	Quantity	Value	Quantity	Value
Total Rice exports	2,298,285	525,548	1,684,298	448,230	1,356,291	401,523
Basmati	502,061	236,456	550,033	257,971	501,623	251,999
Other varieties	1,796,224	289,092	1,134,265	190,259	854,668	149,326

(b) The names of the countries to which rice was exported during 2000-01, 2001-02 and 2002-03 (upto March 2003) are indicated in Annex-I, Annex-II and Annex-III respectively.

Annex-I

NAMES OF THE COUNTRY TO WHICH THE RICE EXPORT DURING 2000-2001

Basmati Rice:

Abu Dhabi, Afghanistan, African Countries NS, Algeria, Argentina, Asian Countries N.S., Australia, Austria, Bahrain, Bangladesh, Belgium, Brazil, Brunei, Bulgaria, Canada, Chile, China, Comros, Cyprus, Czech Republics, Denmark, Djibouti, Dominican Republic, Dubai, Ethiopia, Fed Rep. of Germany, Finland, France, Fujrah, Gabon, Greece, Hadhramaut, Hong Kong, Iceland, Indonesia, Iran, Iraq, Irish Republic, Italy, Japan Jordan, Kenya, Kuwait, Laos, Lebbanon, Libya, Malagasy, Malawi, Malaysia, Maldive, Islands, Malta a Gozo, Mauritania, Mauritius, Middle East N.S., Morocco, Nauru, Netherlands, New Zealand, Nicaragua, Niger, Nigeria, North America N.S., Norway, Pacific Islands, Panama, Philippines, Poland, Portugal, Qatar, Rep. of the Cango, Rep. of the Azerbaijan, Rep. of the Belarus, Rep. of the Benin, Rep. of the Latvia, Rep. of the Turkmeni, Rep. of the Ukraine, Rep. of the Yemen, Reunion Islands, Romaina, Russian Federation, Saudi Arabia, Senegal, Sharjah, Singapore, Somalia, South Africa Rep. South Korea, Spain, Sri Lanka, Sudan, Sultanate of Oman. Sweden, Switzerland, Syria, Tanzania, Thailand, Togo, Turkey, UAR (Egypt), USA, Uganda, United Kingdom, Viet Nam, Zaire, Zambia.

Other Varieties:

Abu Dhabi, Afghanistan, African countries NS, Algeria, Australia, Austria, Bahrein, Bangladesh. Belgium, Bhutan, Brundi, Brunei, Cambodia, Cameroon, Canada, Central African Rep. Chad, China, Comros, Cyprus, Czech Republics, Denmark, Djibouti, Dubai, Ethiopia, Fed. Rep. of Germany, Finland, France, Gabon, Gambia, Ghana, Greece, Guinea Guynan, Hadhramaut, Hong Kong, Hungary, Iceland, India, Indonesia, Iran, Iraq, Irish Republic, Italy, Ivory Coast, Japan, Jordan, Kenya, Juwait, Lebanon, Lesotho, Liberia, Malagasy, Malawi. Malaysia, Maldive Islands, Malta A Gozo, Mauritania, Mauritius, Middle East N.S. Morocco, Netherlands, New Zealand, Niger, Nigeria, Norway, Pacific Islands, Panama, Philippines, Poland, Portugal, Portuguese Guinea, Qatar, Ras-ul-Khaimah, Rep. of the Congo, Rep. of the Croatia, Rep. of the Azerbaij, Rep. of the Belarus, Rep. of Benin, Rep. of the Estonia, Rep. of the Georgia, Rep. of the Kazakhst, Rep. of the Latvia, Rep. of the Lithuani, Rep. of the Turkmeni, Rep. of the Ukraine, Rep. of the Uzbekist, Rep. of the Yemen, Rep. of the Islands, Ruanda, Russian Federation, Saudi Arabia, Sierra Leone, Singapore, Somalia, South Africa Rep. South Korea, Spain, Sri Lanka, Sudan, Sultanate of Oman, Sweden, Switzerland, Syria, Tanzania, Togo, Tunisia, Turkey, UAR (Egypt), USA, Uganda, United Kongdom, Venezuela, Zaire, Zambia, Zimbabwe.

Annex-II

NAMES OF THE COUNTRY TO WHICH THE RICE EXPORT DURING 2001-2002

Basmati Rice:

Abu Dhabi, Afghanistan, African Countries NS, Algeria, Argentina, Asian Countries N.S., Australia, Austria, Bahrain, Bangladesh, Belgium, Brazil, Brunei, Bulgaria, Canada, Chile, China, Comros, Cyprus, Czech Republics, Denmark, Djibouti, Dominican Republic, Dubai, Ethiopia, Fed Rep. of Germany, Finland, France, Fujrah, Gabon, Greece, Hadhramaut, Hong Kong, Iceland, Indonesia, Iran, Iraq, Irish Republic, Italy, Japan Jordan, Kenya, Kuwait, Laos, Lebbanon, Libya, Malagasy, Malawi, Malaysia, Maldive, Islands, Malta a Gozo, Mauritania, Mauritius, Middle East N.S., Morocco, Nauru, Netherlands, New Zealand, Nicaragua, Niger, Nigeria, North America N.S., Norway, Pacific Islands, Panama, Philippines, Poland, Portugal, Qatar, Rep. of the Cango, Rep. of the Azerbaijan, Rep. of the Belarus, Rep. of the Benin, Rep. of the Latvia, Rep. of the Turkmeni, Rep. of the Ukraine, Rep. of the Yemen, Reunion Islands, Romaina, Russian Federation, Saudi Arabia, Senegal, Sharjah, Singapore, Somalia, South Africa Rep. South Korea, Spain, Sri Lanka, Sudan, Sultanate of Oman, Sweden, Switzerland, Syria, Tanzania, Thailand, Togo, Turkey, UAR (Egypt), USA, Uganda, United Kingdom, Viet Nam, Zaire, Zambia.

Other Varieties:

Abu Dhabi, Afghanistan, African countries NS, Algeria, Australia, Austria, Bahrein, Bangladesh, Belgium, Bhutan, Brundi, Brunei, Cambodia, Cameroon, Canada, Central African Rep. Chad, China, Comros, Cyprus, Czech Republics, Denmark, Djibouti, Dubai, Ethiopia, Fed. Rep. of Germany, Finland, France, Gabon, Gambia, Ghana, Greece, Guinea Guynan, Hadhramaut, Hong Kong, Hungary, Iceland, India, Indonesia, Iran, Iraq, Irish Republic, Italy, Ivory Coast, Japan, Jordan, Kenya, Juwait, Lebanon, Lesotho, Liberia, Malagasy, Malawi, Malaysia, Maldive Islands, Malta A Gozo, Mauritania, Mauritius, Middle East N.S. Morocco, Netherlands, New Zealand, Niger, Nigeria, Norway, Pacific Islands, Panama, Philippines, Poland, Portugal, Portuguese Guinea, Qatar, Ras-ul-Khaimah, Rep. of the Congo, Rep. of the C.oatia, Rep. of the Azerbaij, Rep. of the Belarus, Rep. of Benin, Rep. of the Estonia, Rep. of the Georgia, Rep. of the Kazakhst. Rep. of the Latvia, Rep. of the Lithuani, Rep. of the Turkmeni, Rep. of the Ukraine, Rep. of the Uzbekist, Rep. of the Yemen, Rep. of the Islands. Ruanda, Russian Federation, Saudi Arabia, Sierra Leone, Singapore, Somalia, South Africa Rep. South Korea, Spain, Sri Lanka, Sudan, Sultanate of Oman, Sweden, Switzerland, Syria, Tanzania, Togo, Tunisia, Turkey, UAR (Egypt), USA, Uganda, United Kongdom, Venezuela, Zaire, Zambia, Zimbabwe.

Annex-III

NAMES OF THE COUNTRY TO WHICH THE RICE EXPORT
DURING JULY—MARCH 2002-2003

Basmati Rice:

Dubai, Oman, Saudi Arabia, United Kingdom, Bahrain, Iran, Yemen, Qatar, Mauritius, Kuwait, U.S.A., Netherlands, Belgium, Sharja, Afghanistan Australia, Malaysia, Canada, Germany, Italy, Sri Lanka, Singapore, France, Sweden, New Zealand, South Africa, Abu Dhabi, Spain, Lebanon, Turkey, Jordan, Maldives, Djibouti, Syrian Arab Republic, Ajman, Norway, Switzerland, Greece, Denmark, Indonesia, Nigeria, Kenya, Russian Federan, Mozambique, Reunion, Fujrah, Japan, Egypt (U.A.R.), Portugal, Hong Kong, Libyan Arab Jamhurla, Philippines, Azerbaijan, Morocco, Antigua and Barbuda, Republic of Tanzania, Bangladesh, Panama, Um-ul-Qaiwan, Korea, Mali, Ras-ul-Khaiman, Gabon, Ukraine, Romania, Thailand, Belarus, Other Asia, Liberia, China, Ireland, Uzekistan, New Caledonia, Ethiopia, Madagascar, Latvia, Zambia, Finland, Cyprus, Czech Republic, French West Indies, kazakhstan, Mauritania, Bahamas, Cambodia, Iraq, Benin, Poland, Palau (F. pacific Island), Zimbabwe, Senegal.

Other Varieties:

Iran, Kenya, Afghanistan, Indonesia, Madagascar, Dubai, Malaysia, Saudi Arabia, Mozambique, Poland, Sri Lanka, Togo, Qatar, Kuwait, Oman, Republic of Tanzania, Latvia, Mauritius Iraq, Uganda, Ghana, Yemen, Bangladesh, Jordan, Zambia, Bahrain, Maldives, France, Italy, Djibouti, Philippines, Zimbabwe, Mali, South Africa, Germany, USA, Somalia, Congo, Morocco, Tunisia, Comoros, Angola, Singaporer, Spain, Syrian Arab Republic, Russian Federation, Sharja, Greece, Rwanda, Guinea, Brunei Darussalam, Romania, Canada, Viet Nam, Sierra Leone, United Kingdom, Malawai, Cyprus, Sudan, Lithuania, Korea, Turkey, Australia, Myanmar, Reunion, Bulgaria, Panama, Chad, Azerbaijan, Hungary, Hong Kong, Belgium, Liberia, Netherlands, Venezuela, Portugal, Nigeria, India, Eritrea, Chile, Belarus, New Nealand, Estonia, Turkmenistan, Serbia and Montenegro, Sweden, Austria, Fujrah, Switzerland, Ukraine, Abu Dhabi, China, Democratic Republic of Congo, Norway.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: ضمنی سوال، جناب میں نے اس میں باسمتی کی export کے بارے میں پوچھا تھا اور جو اس کا گوشوارہ دیا گیا ہے ۔ 2000-2001, 2001-2002 اس کو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ total rice export جو 2000-2001 میں 2298.285 تھا وہ 1,356.291 رہ گیا ہے اور باسمتی جو 502.061 پر تھی اس کی 501 quantity آ گئی ہے اور other varieties بھی اسی طرح سے کم ہو گئی ہیں۔ جناب والا! ہم rice کے exporter ہیں اور اس سے زر مبادلہ بھی کمایا جاتا ہے ۔اس پرہمیں فخر بھی تھا لیکن کیا وجوہات ہیں کہ یہ exports ہماری کم ہو گئی ہیں in quantity as well as in value

جناب ہمایوں اختر خان۔ جناب چیئرمین! 2000-2001 کا جو fiscal year تھا اس میں export peak پرتھی اور اس کی کئی وجوہات تھیں۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس سے پہلے جو سال تھا اس میں چاول کی بہت اچھی فصل ہوئی تھی اور ایک surplus stock ہمارے پاس موجود تھا ۔ اس سال بھی چاول کی فصل ٹھیک ہوئی تھی ۔ یہ peak پر اس لیے گئی تھی کہ exportable surplus موجود تھا۔ اس سے آگے آپ کو معلوم ہے کہ پانی کی کمی کی وجہ سے ہمارے ملک میں چاول کی فصل کچھ affect ہوتی رہی ہے۔اس سے compare کرنا اتنا valid نہیں ہوگا ۔ صرف ایک سال سے because this can be considered as an extraordinary year اس میں ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ اس سال ہمارا exchange rate کافی competitive تھا، اس particular year میں، جس کی وجہ سے ہم دنیا میں زیادہ rice بھیج سکے ۔ اس کی ایک اور وجہ اس سال peak پر جانے کی یہ تھی کہ Wheat کی فصل خراب ہوئی تھی اس وجہ سے پاکستان کا rice ہم زیادہ باہر بھیج سکے۔اس سال میں honourable Senator Sahib کو خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ہماری rice کی فصل کچھ بڑھی ہے ۔4.2 ملین میٹرک ٹن ہوئی ہے اور اس سال ہم کوئی 500 ملین ڈالر کا rice export کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ شکریہ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب میں ان figuers سے ایک سال کا موازنہ نہیں کر

رہا۔ میں نے 2001-2002 ،2000-2001 اور 2002-2003 تینوں کا consistently گوشوارے سے مقابلہ کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ decrease ہوتی رہی ہے ۔جہاں تک آئندہ کا تعلق ہے وہ جب figuers آئیں گے ،جب یہ سال ختم ہو گا تو پھر ہم دیکھیں گے کہ اس کی position کیا ہے۔ جناب والا! بتدریج اس کی export جو کم ہو رہی ہے اس کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کچھ تھوڑا سا تساہل یا اس کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں دی گئی اور ہندوستان ہماری باسمتی کی مارکیٹ capture کر رہا ہے۔

جناب ہمایوں اختر خان۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ سینیٹر صاحب جو 2000-2001 کو bench mark بنا کر compare کر رہے ہیں 2000-2001 exceptionally rice export کے لیے good تھا اور rice production کے لیے ان کا جو ہندوستان کی مارکیٹ کے بارے میں ارشاد ہے' اس کے بارے میں عرض کروں کہ European Union میں پچھلے کچھ سالوں میں ہندوستان کی مارکیٹ 90 thousand tonnes سے 1,50 thousand tonnes تک گئی ہے جب کہ پاکستان کی مارکیٹ 10 thousand tonnes سے 90 thousand tonnes تک گئی ہے

We have increased at a much faster pace in Europe than India.

دیکھیئے یہ totally deregulated field ہے۔ جس کا دل چاہے وہ جو مرضی چاول پاکستان سے لے کر باہر جا کر بیچ سکتا ہے' جیسا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے اسی floor پر کہا Rice Export Corporation ختم ہو چکی ہے' حکومت اس میدان سے باہر نکل چکی ہے ۔ value addition میں کافی investment ہو رہی ہے par boild rice کی پاکستان میں کافی فیکٹریاں لگ رہی ہیں تاکہ ہم value added rice پاکستان سے بھیجیں ۔ ہم نے پچھلی trade policy میں کچھ duties adjust کی ہیں تاکہ ہم branded rice اور packed rice کو باہر بھیجنے کے لئے زیادہ incentive دیں۔ اس میں exportable surplus پاکستان میں ہے۔ اب فصل اچھی ہوئی ہے اور چاول کے باہر جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور ہمارے exporters کافی active ہیں۔

(اس مرحلے پر ایوان میں جمعہ کی اذان سنائی دی)۔

(At this stage Mr. Chairman took the consensus of the House to continue the proceedings for the rest of the business.)

Mr. Chairman: Question hour is over. Rest of the questions are taken as read. Now, we will take the leave applications.

196. ***Maulana Rahat Hussain:**

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number, names, scale and place of posting of the officers in BPS-17 to 22 belonging to NWFP in various Ministries/Divisions?

Minister Incharge of the Establishment Division: Establishment Division deals with Secretariat Group, District Management Group (DMG), Police Service of Pakistan (PSP) and Office Management Group (OMG). A total of 131 officers of BS-17 to 22 of the Secretariat Group, PSP, DMG and OMG belonging to NWFP are posted in various Ministries/Divisions as per details at Annex-I.

Annex-I

AS ON 20-10-2003

LIST OF SECRETARIAT GROUP OFFICERS
BELONGING TO NWFP
POSTED IN THE MINISTRIES/DIVISIONS.

S. NO.	NAME OF THE OFFICER	PAY SCALE	PLACE OF POSTING
1.	Mr.Muhammad Shakeel Durrani	22	Secretary, Population Welfare Division, Islamabad.
2.	Mr.Parvaiz Saleem	22	Secretary, Kashmir Affairs and Northern Areas & States and Frontiers Regions Division.
3.	Mr.Matiullah Khan	21	Senior Joint Secretary, Health Division, Islamabad.

(Question Hour is over the remaining questions and their replies are taken as read)

4.	Mr.Mukhtar Ahmad	21	Senior Joint Secretary, Kashmir Affairs and Northern Areas & States and Frontiers Regions Division.
5.	Mr.Ismail Hasan Niazi	21	Senior Joint Secretary, Narcotics Control Division.
6.	Mrs. Saira Karim	20	Joint Secretary, Human Rights, Mass Awareness and Education Programme, Ministry of Law, Justice and Human Rights.
7.	Mr.Muhammad Saleem Khan	20	Joint Secretary, Food, Agriculture and Livestock Division.
8.	Mr.Zaid Usman	20	Joint Secretary, Defence Production Division, Rawalpindi.
9.	Mr.Akhtar Munir	20	Joint Secretary, Finance Division, Islamabad.
10.	Mr.Zarmast Khan	20	Joint Secretary, Establishment Division, Islamabad.
11.	Mr.Abdul Wadood Khattak	20	Joint Secretary, Ministry of Petroleum and Natural Resources, Islamabad.

AS ON 22-10-2003

LIST OF BS-19 OFFICERS OF THE SECRETARIAT GROUP BELONGING TO NWFP AND POSTED IN THE MINISTRIES/DIVISIONS

S.No.	Name of the Officer	Pay scale	Place of posting
12.	Syed Saeed Shah	19	DS, Finance Division
13.	Mr. Iftikhar Ahmed Khan	-do-	DS, M/o Industries and Production
14.	Mr. Muhammad Anwar Khan	-do-	DS, M/o Labour, Manpower and Overseas Pakistanis
15.	Mr. Muhammad Akhtar Khan	-do-	DS, Cabinet Division
16.	Mr. Moosa Raza Effendi	-do-	DS, M/o Petroleum and N. R.
17.	Mr. Khalid Khan Toru	-do-	DS, M/o Environment
18.	Mr. M. Jamil Babar	-do-	DS/DFA, Finance Division (Military)
19.	Mr. Naqibur Rehman Khattak	-do-	DS, Finance Division
20.	Mr. Muhammad Rafiq	-do-	DS, M/o Population Welfare
21.	Maj. (Retd) Hamid Hasan	-do-	DS, KANA & SAFRON Division
22.	Mr. Niaz Muhammad Khan	-do-	DS, Finance Division
23.	Mr. M. Ikramullah Khan	-do-	DS, KANA & SAFRON Division

24.	Mr. Muhammad Rafiq	-do-	DS, M/o Petroleum and N.R.
25.	Mr. Muhammad Jamil	-do-	DS, Finance Division
26.	Mr. Abdul Wakeel Khan	-do-	DS, M/o Scientific & Technological Research
27.	Mr. Iftikhar Ali Khan	-do-	DS, Finance Division
28.	Mr. Abdul Raziq Khan	-do-	DS/DFA, Finance Division (Military)
29.	Mr. Allah Dad Khan	-do-	DS/DFA, Finance Division (Military)
30.	Mr. Muhammad Zafar Khan	-do-	DS, M/o Industries and Production

LIST OF PSP OFFICERS BELONGING TO NWFP DOMICILE, WHO ARE POSTED IN THE MINISTRIES/DIVISIONS

S. NO.	Name of the officer	Pay Scale	Present Posting
31.	Mr. Muhammad Aziz Khan	BS-22	Secretary, Narcotic Control Division, Ibd.
32.	Maj. (Retd) Asif Ali Shah	BS-21	Awaiting posting in the Estt. Div.
33.	Mr. Muhammad Saeed Alrai	BS-21	OSD, Estt. Div. Islamabad.
34.	Maj (Retd) Saeed Ahmed Khan	BS-20	Awaiting posting in the Estt. Div.
35.	Mr. BehramKhan Tariq	BS-20	OSD (Security) Cabinet Div.
36.	Mr. Sajid Uwais Agha	BS-20	Awaiting posting in the Estt. Div.
37.	Syed Shabbir Ahmed	BS-20	Joint Secy. P.M. Sectt. Islamabad.

E-5/DMG SECTION

LIST OF DMG OFFICERS FROM BS-17 TO BS-22 BELONGING TO NWFP IN MINISTRIES/DIVISIONS

S.No.	Name of Officers	Pay Scale	Place of Posting
38	Mr. Saeedullah Jan	BS-22	Secretary Ministry of Water & Powers, Islamabad.
39	Mr. Gulzar Khan	BS-21	Additional Secretary, KANA & SAFRON Division, Islamabad.
40	Mr. Muhammad Ihtesham Khan	BS-21	Additional Secretary, Planning, and Development Division, Islamabad.
41	Mr. Sharif Ahmed	BS-21	Additional Secretary, National Security Council, Islamabad.
42	Maj (R) Shehryar Khan	BS-20	Awaiting Posting, Estab. Division, Ibd.
43	Mr. Kayser Ali Shah	BS-20	Officer on Special Duty, Estab. Divn, Islamabad.
44	Mr. Shaukat Usman	BS-20	Joint Secretary, KANA & SAFRON Division, Islamabad.
45	Capt (R) Akhtar Munir Marwat	BS-20	Joint Secretary, Interior Division, Islamabad.
46	Mr. Ishtiaq Ahmad	BS-20	Joint Secretary, Economic Affairs Division, Islamabad.
47	Mr. Farid Ullha Khan	BS-20	Joint Secretary, Population Welfare Division, Islamabad.
48	Mr. Imtiaz Inayat Elahi	BS-20	Joint Secretary, Prime Minister's Secretariat, Islamabad

49	Mrs. Viqar-un-Zeb	BS-20	Joint Secretary, AJK Council Secretariat, Islamabad.
50	Mrs. Naztat Bashir	BS-20	Joint Secretary, Finance Division, Islamabad.
51	Syed Asad Sibtain	BS-20	Joint Secretary, Information Tech. & Telecommunication D'vn. Ibd.
52	Mr. Niamat Ullah Khan	BS-20	Awaiting Posting, Estab. Division, Ibd.
53	Teepu Mahabat Khan	BS-20	Joint Secretary, Interior Division, Ibd.
54	Mr. Khizar Hayat Khan	BS-20	Joint Secretary, Communications Division, Islamabad.
55	Syed Said Badshah Bukhari	BS-19	Deputy Secretary, Estab. Division, Islamabad.
56	Lt. (R) Ejaz Ahmed Khan	BS-18	Awaiting Posting, Establishment Division, Islamabad.
57	Mrs. Sumaira Samad	BS-18	Section Officer, Economic Affairs Divn, Islamabad.

LIST OF BPS-18/17 OMG OFFICERS BELONGING TO NWFP POSTED IN MINISTRIES/DIVISION

S.No.	Name	Scale	Present Posting
58	Mr. Abdur Razzaq	18	Finance Division (Military)
59	Syed Waizudin	18	Ministry of Education
60	Mr. Sawar Khan	18	Prime Minister's Secretariat
61	Mr. Abdul Manaf Khattak	18	Finance Division
62	Mr. Ilyas Khan	18	Prime Minister's Secretariat
63	Mr. Muhammad Sadiq	18	Defence Division
64	Syed Mazhar Hussain Shah	18	KANA & SAFRON Division
65	Mr. Habibullah	18	Finance Division
66	Mr. Faridoon Khan	18	President's Secretariat
67	Mr. Muhammad Ayaz Khan	18	Law, Justice & H.R. Division
68	Mr. Mushtaq Ahmed	18	Establishment Division
69	Mr. Bashir Ahmed	18	Prime Minister's Secretariat
70	Mr. Daud Khan	18	Cabinet Division
71	Mr. Owais Nauman Kundi	18	Environment Division
72	Mr. Saif ur Rahman	18	Law, Justice & H.R. Division
73	Mr. Mukarram Dad	18	Finance Division (Military)
74	Mr. Noor Zaman	18	Interior Division
75	Mr. Ehsan ur Rahim	18	Finance Division (Military)
76	Mr. Abdur Rauf Khan	18	Economic Affairs Division
77	Qazi Zaheer Ahmad	18	Environment Division
78	Mr. Rehmatullah Khan	18	Defence Division
79	Mr. Muhammad Khurshid	18	Environment Division
80	Mr. Hajat Khan Musafir	18	MS.Wing, Establishment Division
81	Mr. Parwaiz Khan	18	Culture,Sports, T & Y.A. Division
82	Mr. Salah-ud-Din	18	Interior Division
83	Mr. Muhammad Ayaz Khan	18	Finance Division (Military)
84	Mr. Muhammat Tariq Umar	18	Communications Division
85	Mr. Imran Habib Ahmad	18	Environment Division
86	Mr. Muhammad Sabir	18	Health Division
87	Mr. Muhammad Anwar Qureshi	18	Establishment Division
88	Mr. Umar Ali	18	KANA & SAFRON Division
89	Mrs. Humaira Munir	18	Law, Justice & H.R. Division
90	Mr. Muhammad Farooq	18	Prime Minister's Secretariat
91	Mr. Mashal Khan	18	Cabinet Division

92	Mr. Muhammad Lakhar Khan Hoti	17	Finance Division
93	Miss Sabina Qureshi	17	Establishment Division
94	Miss Humaira Zia Mufti	17	Industries & Production Division
95	Mr. Momin Khan	17	Finance Division
96	Mr. Ghulam Jan Tanoli	17	Establishment Division
97	Mr. Ayub Khan	17	Law, Justice & H.R. Division
98	Mr. Mehir Malik Khattak	17	Interior Division
99	Mr. Wazir Islam	17	Women Devp. S.W. & Spl. Education
100	Mr. Khial Zad Gul	17	Finance Division (Military)
101	Mr. Anwar Khan	17	KANA & SAFRON Division
102	Mr. Ali Shan	17	Housing & Works Division
103	Syed Zakria Ali Shah	17	Economic Affairs Division
104	Mr. Sanaullah Khan	17	Cabinet Division
105	Mr. Abdul Haleem	17	Women Dev. S.W. & Spl. Education
106	Mr. Ibad ur Rehman	17	Finance Division (Military)
107	Mr. Rahim Dad Shah	17	President's Secretariat
108	Dr. Sikandar Hayat	17	Interior Division
109	Mr. Muhammad Abbas Khan	17	Petroleum & N.R. Division
110	Mr. Muhammad Irfan Khan	17	Water & Power Division
111	Mr. Arshad Farid Khan	17	Economic Affairs Division
112	Mr. Hamidullah	17	Finance Division
113	Mr. Badrul Arifeen	17	Housing & Works Division
114	Mr. Muhammad Janil	17	Labour, Manpower & OS Pakistanis Div
115	Mr. Khan Nawaz	17	Defence Production Division
116	Mr. Muhammad Irfan Khan Jadoon	17	Interior Division
117	Mr. Farooq Sultan Khattak	17	KANA & SAFRON Division
118	Mr. Fazal Hakeem	17	Interior Division
119	Mr. Jameel	17	Health Division
120	Mir Afzal Khan	17	Planning & Development Division
121	Mr. Muhammad Riaz	17	Finance Division
122	Mr. Muhammad Khan	17	Housing & Works Division
123	Mr. Mumtaz Hussain Shah	17	Labour, Manpower & OS Pakistanis Div
124	Mr. Amjad Ahmad	17	Education Division
125	Mr. Aftab Muhammad Khan	17	Interior Division
126	Mr. Mukhtar Alam	17	Food, Agriculture & Livestock Division
127	Mr. Abdul Zahoor	17	Establishment Division
128	Mr. Shafee ur Rehman Awan	17	Environment Division
129	Mr. Muhammad Ali	17	Defence Division
130	Mr. M. Javed Khan Jadoon	17	Food, Agriculture & Livestock Division
131	Mr. Zahid Ullah Shah	17	Law, Justice & H.R. Division

198. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether it is a fact that Sales-Tax is being charged by WAPDA & KESC from Ice factories despite an exemption given to these factories under the Sales Tax Act?

Mr. Shaukat Aziz: Yes. Sales Tax is chargeable on all supplies of electricity. It is not material whether such electricity is used for production of Ice which is exempt from sales tax.

199. ***Haji Liaquat Ali Bangulzai:**

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names of Minister and other officers/officials who visited abroad since 1994 in connection with GATT and WTO indicating also the names of the countries visited; and

(b) whether the said Ministers/Officers presented their reports regarding the said visits to the Government, if so, their details?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) Since 1994 when the WTO was conceived, five WTO Ministerial Conferences have been held. The first one was in Singapore in 1996, the second in Geneva, Switzerland in 1998, the third in Seattle USA in 1999, the fourth in Doha, Qatar in 2001 and the fifth in Cancun, Mexico in 2003. The names of the Ministers and the officials included in the delegation for each of these Conferences are at Annex-I.

(b) Reports were presented to the government regarding these visits. Details with regard to each visit are at Annex-II.

Annex-I

NAMES OF MINISTERS AND OFFICERS / OFFICIALS WHO VISITED ABROAD IN CONNECTION WITH GATT AND WTO

i) Marrakesh Declaration, April, 1994

1. Mr Ahmad Mukhtar,
   Minister for Commerce.

2. Brig(R) M.Aslam Hayat Qureshi,
   Secretary Commerce.

3. Mr. Munir Akram,
   Ambassador to the Permanent Mission of Pakistan,
   Geneva.

ii) Delegation to the 1st WTO Ministerial Conference 1996 at Singapore

1 Dr. Mohammad Zubair,
  Minister for Commerce,

2 Mr. Shamim ahmad Khan,
  Secretary Commerce.

3 Dr. Aqdas Ali Kazmi
  Economic Consultant

4. Mr. Munir Akram,
   Ambassador and Permanent Representative
   Pakistan Mission, Geneva.

5. Mr. Mumtaz Malik,
   Economic Counsellor

6. Mr. Rashid Kaukab,
   First Secretary

iii) <u>Delegation to the 2nd WTO Ministerial Conference 1998 at Geneva</u>

1 Mr. Ishaq Dar,
  Minister for Commerce.

2 Mr. Munir Akram,
  Ambassador and Permanent Representative
  Pakistan Mission, Geneva.

3. Mr. Mohammad Sulaiman,
   Additional Secretary Commerce.

4. Mr. Mumtaz Malik,
   Economic Counsellor.

5. Mr. Rashid Kaukab,
   First Secretary

iv) <u>Delegation to the 3rd WTO Ministerial Conference 1999 at Seattle</u>

1. Mr. Abdul Razak Dawod,
   Minister for Commerce, Industries & Production.

2. Mr. Mohammad Sulaiman,
   Additional Secretary Commerce.

3. Mr. Nasim Qureshi,
   Joint Secretary (Textiles), Ministry of Commerce.

4. Mr. Zamir Ahmad,
   Economic Consultant, Ministry of commerce.

5. Mr. Bashir Ahmad,
   Deputy Chief, Ministry of Commerce.

6. Mr. Munir Akram,
   Ambassador and Permanent Representative
   Pakistan Mission Geneva.

7. Mr. S.I.M. Nayyar,
   Economic Counsellor.
   Permanent Mission of Pakistan, Geneva.

8. Syed Habib Ahmad,
Economic Counsellor,
Permanent Mission of Pakistan, Geneva.

9. Dr. Yousuf Junaid,
Commercial Secretary,
Permanent Mission of Pakistan, Geneva.

v) <u>Delegation to the 4th WTO Ministerial Conference 2001 at Doha</u>

1. Mr. Abdul Razak Dawood
Minister for Commerce

2. Mr. Munir Akram
Ambassador/Permanent Representative to the WTO

3. Mr. Khalid Saeed
Additional Secretary
Ministry of Commerce

4. Mr. Nasim Qureshi
Minister Trade/DPR
Pakistan Mission to WTO, Geneva

5. Mr. Qasim M. Niaz
Joint Secretary (WTO)
Ministry of Commerce

6. Mr. S.I.M. Nayyar
Counsellor (Economic)
Pakistan Mission to WTO, Geneva

7. Syed Habib Ahmad
Commercial Counsellor
Pakistan Mission to WTO, Geneva

vi) <u>Delegation to the 5th WTO Ministerial Conference 2003 at Cancun, Mexico</u>

1.	Mr. Hamayun Akhtar Khan, Minister for Commerce	Leader
2.	Mr. Kamal Afsar, Secretary Commerce	Deputy Leader

3.	Mr. Salik Nazeer Ahmad Secretary Agriculture	Member
4.	Mirza Qamar Beg Ex-Commerce Secretary	Member
5.	Mr. Munir Akram, Ambassador and PR to UN, New York	Member
6.	Agha Jahangir Ali Khan Ambassador of Pakistan to Mexico	Member
7.	Dr. Manzoor Ahmad Ambassador and PR of Pakistan to the WTO	Member
8.	Mr. Tariq Iqbal Puri Vice Chairman, EPB	Member
9.	Mr. Nasim Qureshi Minister/DPR to WTO	Member
10.	Malik Mushtaq, Minister (Economic), Embassy of Pakistan, Washington DC	Member
11.	Mr. Sulaiman Ghani, Minister (Economic), Pakistan Mission to the EC, Brussels	Member
12.	Mr. Ashraf M. Hayat, Minister (Economic), Embassy of Pakistan, Washington DC	Member
13.	Mr. Qasim M. Niaz, Joint Secretary (WTO), Ministry of Commerce, Islamabad	Member
14.	Syed Habib Ahmad, Counsellor, Pakistan Mission, Geneva	Member
15.	Mr. Mujeeb Ahmed Khan, Commercial Secretary, Pak. Mission, Geneva	Member

Annexure-II

DETAILS OF REPORTS ON VISITS ABROAD OF MINISTERS AND OFFICERS / OFFICIALS IN CONNECTION WITH GATT AND WTO

(i) **Marrakesh Declaration**

As a result of Uruguay Round Negotiations (1989-1994) a Declaration was signed at Marrakesh in April 1994 that also led to creation of World Trade Organization (WTO) the predecessor of GATT. Some 123 countries took part in Uruguay Round Negotiations including Pakistan. As such Pakistan is one the original members of WTO

2. The WTO Agreement came as a 'single undertaking' with no element of optionality like GATT. As WTO included, inter alia, Agreement on Agriculture and Textiles and Clothing, Pakistan anticipated liberal market access for its products which were hitherto under quota and other restrictive regimes under the GATT.

(ii) **Report on Singapore Ministerial.**

Singapore Ministerial was the first conference of the WTO since its establishment in 1995. The meeting was basically to review the progress on implementation of commitments under WTO agreements; to review ongoing negotiations and work program; and address the challenges of an evolving world economy. The issues of integration of textiles and clothing and services negotiations were reviewed in the this session.

2. The Singapore Ministerial also concluded an Information Technology Agreement (ITA) wherein it was agreed to bring down the tariffs and other duties and charges on some 250 Information Technology Products to zero in four steps between 1997 and 2000. It may be pointed out that Pakistan till today has not signed the agreement on Information Technology.

3. A number of issues were added to the work program of WTO the major being Trade and Competition; Trade and Investment, Trade Facilitation and Transparency in Government Procurement meant to help liberalization of world trade.

(iii) **Report on Geneva Ministerial.**

The 2nd WTO Ministerial Conference was held at Geneva to review the implementation of different WTO agreements and the problems encountered by member countries in the implementation of WTO agreement. This Ministerial synchrozed with the 50th anniversary of the multilateral trading system. In this Ministerial the United State proposed a declaration on E Commerce calling for a

stand still on all duties and other charges on digital transaction to which Pakistan made an intervention reserving its right to look into the financial and revenue implications of the proposal for the economies of developing countries with particular reference to Pakistan.

2. The SAARC member countries also submitted a common declaration highlighting the primacy of multilateral trading system, rejecting the forces of protectionism, need for accelerating the liberalization of trade for products of interest of developing countries, special and differential treatment and elimination of restriction facing textile and clothing products from developing countries.

3. Pakistan delegation also pointed out the in-built inequities in the WTO agreements and called for liberalization of trade in agriculture, movement of natural persons under services negotiations.

(iv) **Report on Seattle Ministerial.**

The Seattle Ministerial was a complete failure and consensus could not be reached on any of the issues of the agenda. As such need for a report does not arise. The cause of failure can be attributed to a number of factors including over ambitious agenda; lack of involvement of developing countries in decision making process and agitation by civil society and NGOs

(v) **Report on Doha Ministerial.**

The 4th WTO Ministerial Conference was held in Doha Qatar from 9th to 14th November 2001. The main objective of this Conference was to decide on the launching of a new round of multilateral trade negotiations (MTNs) seven years after the previous Uruguay Round concluded at Marrakesh in 1994. Apart from launching a new round the WTO Ministers also approved a work programme for the coming years particularly till the convening of the 5th Ministerial Conference in 2003. The Doha Conference concluded with the issuance of a Ministerial Declaration which authorized the launch of a new round of MTNs and indicated that the negotiations should conclude by 1st January 2005.

2. For the new Round the agenda was called the Doha Development Agenda (DDA) and it was decided that negotiations could commence from January 2002 in the following areas.

(i) further liberalization of agricultural trade;

(ii) further liberalization of trade in services;

(iii) further increase in non-agricultural market access;

(iv) improvement and clarification in WTO Rules;

(v) improvement and clarification of the Dispute Settlement Mechanism;

(vi) trade and some aspects of the environment;

(vii) some aspects of the TRIPs agreement;

(viii) implementation issues;

(ix) Special and Differential Treatment.

3. As regards the four Singapore issues they were included in the DDA but it was stipulated that negotiations would only start after the fifth WTO Ministerial Conference provided there was an explicit consensus on the modalities of negotiations. The four Singapore issues are as follows: -

(i) Trade and Competition policy.

(ii) Trade and Investment

(iii) Trade facilitation

(iv) Transparency in Government Procurement.

(vi) <u>Report on Cancun Ministerial.</u>

The 5th WTO Ministerial Conference at Cancun, Mexico was essentially intended to be a mid term review of the progress achieved to date on the Doha development agenda (DDA) negotiations. However, it was clear that three broad areas would be the main focus of the Cancun meeting.

2. Firstly and most importantly would be the ongoing negotiations in agricultural trade liberalization. In this context the hope was that a draft framework for negotiations would be agreed upon by Ministers so that the country delegations in Geneva could be guided in the further negotiations.

0

3. Secondly it was hoped that a framework would also be agreed upon for the non-agricultural market access (NAMA) negotiation in the same way as for agriculture.

4. Thirdly a decision would be taken vis-a-vis the Singapore issues whereby negotiations would begin on all or some of these issues or in the alternative it would be decided to postpone them for the time being.

5. Since the agricultural negotiations were regarded by all parties as the most crucial, they took up most of the time and resources of the meeting and some progress was made towards an agreement and consensus. However on the last day the negotiations broke down on account of some developing countries refusing to initiate negotiations on any of the Singapore issues.

200. ***Mr. Sanaullah Baloch:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the expected income from Gwader Port and its percentage which will be provided to Baluchistan?

Mr. Shaukat Aziz: The projected revenues other than taxes and duties from the Gwadar Deep Water Port as per PC-I from the year 2005 onwards are given as follows:—

Year	Estimated Earnings (Rs. in million)
2005	1,947
2006	2,056
2007	2,707
2008	3,054
2009	3,347
2010	3,691

The percentage of expected income from taxes and duties to be collected from the port, on its operations, constituting the part of divisible pool will be provided to Baluchistan as per 5th NFC Award (5.11% of 37.5% share of provinces).

201. ***Mr. Sanaullah Baloch:**

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total state land in the country with province-wise break-up; and

(b) the state land given to the landless people during the last five years with province-wise break-up?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) State land is a provincial subject. The provincial governments were requested to provide the requisite information. According to the information received from Governments of Punjab and Balochistan, the total state land in the two provinces is as under:

Punjab	=	1128356 acres
Balochistan	=	1416761 acres

Information from Governments of Sindh and NWFP is being obtained and will be placed on the table of the House, on receipt.

(b) As per quarterly reports received from the provincial Boards of Revenue, the province-wise break-up of state land given to landless people during last five years is as under:—

Punjab	=	18014 acres
Sindh	=	109409 acres
NWFP	=	—
Balochistan	=	82641 acres

202. ***Mr. Sanaullah Baloch:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the details of funds to be provided to Balochistan under the development heads during the year 2003-2004 indicating also the districts and provincial constituency-wise details?

Mr. Shaukat Aziz: Relevant information is being collected from the concerned agencies. The reply of the said Senate Queation No. 202 will be placed on the floor of the House on next rota day.

203. ***Mr. Rehmatullah Kaker Advocate:**

Will the Minister for Commerce be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish ware-houses at Taftan (Pak-Iran border) and at Chaman (Pak-Afghan border) for promotion of trade with these countries, if so, when?

Mr. Humayun Akhtar Khan: There is no proposal under consideration of the Government to establish ware-houses at Taftan (Pak-Iran Border) and at Chaman (Pak-Afghan Border) for promotion of trade with Iran and Afghanistan.

204. ***Syed Hidayatullah Shah:**

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the time by which the ban on employment will be lifted and the number of persons proposed to be provided employment in Government sector during the current financial year?

Minister Incharge of the Establishment Division: There is no ban on recruitment by Federal Ministries/Divisions/Departments. However, before resorting to fresh recruitment, Ministries/Divisions/Departments refer the posts to Establishment Division to confirm that suitable surplus employees of the same category are not available in the surplus pool.

Recruitment is done against vacancies in various Ministries/Divisions/Departments/offices of the government occurring as a result of retirement, transfer, death etc. of the existing incumbents or creation of new posts. Since the process is not regular and also involves decisions of a large number of organizations and their individual employees, it is not possible to work out the number of persons to be employed during the current financial year.

205. ***Haji Liaquat Ali Bangulzai**

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the provincial or regional quota being observed in autonomous/ semi-autonomous departments and corporations?

Minister Incharge of the Establishment Division: The following Provincial/Regional quota is being observed in Autonomous/Semi-autonomous Departments and Corporation :—

Merit	10%
Punjab (including ICT, Islamabad)	50%
Sindh (Rural)	7.6%
Sindh (Urban)	11.4%
N.W.F.P.	11.5%
Balochistan	3.5%
NA/FATA	4%
Azad Kashmir	2%
	100%

206. ***Professor Khurshid Ahmed.**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state :

(a) the targets for agricultural loans for first seven months of the current financial year; and

(b) the extent targets achieved by the banks, particularly the Zarai Taraqiyati Bank and the cooperative banks in the country?

Mr. Shaukat Aziz: (a) Agricultural Credit targets are fixed for the full fiscal year with no monthly targets. The overall Agricultural credit target fixed for the year 2002-2003 was Rs. 62,650 million.

(b) The banks have disbursed an amount of Rs. 30800 million in the first seven months against the annual target of Rs. 62650 million. ZTBL disbursed an amount of Rs. 15985.1 million against the target of Rs. 35000 million.

Consequent upon the liquidation of Federal Bank for Cooperatives (FBC), Provincial Cooperative Banks are being regulated by the respective Provincial Governments.

207. ***Professor Khurshid Ahmed:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the amount released to Pakistan by the Asian Development Bank during the last three years and the details of its utilisation?

Mr. Shaukat Aziz: The total amount release to Pakistan by the Asian Development Bank during 2000-2002 is $740.502 million. The details of its utilization are given in Annex-A.

Annex-A

Details of Amount Released by ADB to Pakistan in the Last Three Years

Amount in Million Dollars

Sr. No.	Loan Title	Signing Date	Principal Amount	Released Amount
1	Small and Medium Trade Enhancement Facility	15-12-2002	150 (OCR)	31.950 (OCR)
2	Energy Sector Restructuring Program	15-12-2000	350 300 (OCR) 50 (ADF)	153 (OCR) 50 (ADF)
3	Micro-finance Sector Development Program	6-2-2001	150 (ADF)	85 (ADF)
4	NWFP Barani Area Development Project-Phase II	14-6-2001	52 (ADF)	.472 (ADF)
5	Access to Justice Program	21-12-2001	350 243.2 (OCR) 106.8(ADF)	88.814 (OCR) 62.698 (ADF)
6	NWFP Urban Development Sector Project	21-12-2001	20.8 (ADF)	.200 (ADF)
7	Sindh Road Sector Development Project	1-2-2002	200 125 (OCR) 75 (ADF)	35.370 (OCR)
8	Agriculture Sector Program-II	1-4-2002	350 225 (OCR) 125 (ADF)	78.71 (OCR) 51.78 (ADF)
9	Rural Finance Sector Development Project	23-12-2002	250 (LBL)	102.5 (LBL)

10	Devolution Support Program	23-1-2003	300 205 (LBL) 95 (ADF)	0
11	Punjab Community Water Supply and Sanitation Project	23-1-2003	50 (ADF)	0
	Total:		2222.8	740.502

208. ***Professor Khurshid Ahmed:**

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) *whether it is a fact that Pakistan Telecom Authority (PTA) passed a determination in November, 2002 under which it directed PTCL to unblock the Internet Telephony web sites, which were blocked by PTCL in July, 2002;*

(b) *whether it is also a fact that, PTCL has not unblocked these web sites so far, if so, the action taken by PTA in this regard?*

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Yes, it is a fact that PTA passed a determination on 16 November 2002 whereby PTCL was ordered to unblock the Internet Telephony web sites w.e.f. 1 January 2003.

(b) The matter is *sub-judice* in the honourable Sindh High Court and it has also issued a Stay Order in the matter to maintain *status quo*. Three Revision Petitions are also pending adjudication in the Ministry of Science and Technology and Ministry of Communications. Therefore, PTA cannot take any legal action against PTCL.

209. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether it is a fact that all small account holders with foreign and local banks, not maintaining the balances to a prescribed limit are subject to a monthly penalty. If so its details?

Mr. Shaukat Aziz: Yes. For providing better and efficient services to the accountholders/clients, State Bank of Pakistan have allowed banks to recover service charges on accounts where the balance is not maintained as per their respective prescribed limits due to following reasons:—

1. Banks are functioning on commercial basis and depriving them from recovering even the cost of maintenance of account(s) is not appropriate as it may affect their profitability.

2. Banks incur large expenditures on maintaining accounts, which do not maintain minimum balance.

3. By virtue of cost incurred on maintenance of such accounts, the other account holders are penalized unnecessarily as higher operating expenditure of banks ultimately reduces the returns to the depositors.

210. ***Prof. Ghafoor Ahmad:**

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the names of the Federal Ministers indicating also their present party affiliation, the party on which ticket they were elected, the date on which they took oath as Minister, the date on which they abandoned their original party and formed new party; and

(b) whether their new party/parties are registered with Election Commission of Pakistan and party accounts have been submitted to the Commission?

Reply not received.

211. ***Prof. Ghafoor Ahmad:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state :

(a) the names of chief executives of the nationalised commercial banks, the salaries and other fringe benefits admissible to each of them;

(b) the salary being given to the lowest paid employees of the said banks; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the salaries of the said employees?

Mr. Shaukat Aziz: (a) The names of Chief Executive of the Nationalized Commercial Banks are given below :—

	<u>Name of Bank</u>	<u>Name of Chief Executive</u>
1.	National Bank of Pakistan	Mr. S. Ali Raza
2.	Habib Bank Limited	Mr. Zakir Mahmood
3.	First Women Bank Limited	Ms. Zareen Aziz

The detail of salaries and other fringe benefits of the above Chief Executives are at Annexure "A".

(b) The salaries of low paid employees of Nationalized banks are as follows:

1.	National Bank of Pakistan	Rs. 7,434/- per month
2.	Habib Bank Limited	Rs. 7,000/- per month
3.	First Women Bank Limited	Rs. 5,341/- per month

The break-up of their salaries is at Annexure "B".

(c) As per the Nationalization Act, the Board of Directors of the Nationalized Commercial Banks (NCBs) are fully empowered to decide remuneration and benefit of their employees. The gave as a matter of policy does not interfere in their operational and administrative matters.

STATEMENT SHOWING DETAILS OF SALARIES AND FRINGE BENEFITS OF THE PRESIDENT NATIONAL BANK OF PAKISTAN

Annexure "A"

S No	Name of the Banks	Name of Chief Executives	Salary / Fringe Benefits	
	National Bank of Pakistan	Mr. S.Ali Raza	Basic Pay	Rs 160,000/- P.M i.e Max of MP-I Scale.
			Transport	2 cars with drivers fully maintaied(One 1800 cc other 1300 cc). Purchase of cars at end of contract period in line with Bank rules.
			House Rent Allowance	Rs 140,000/- P.M with advance upto 2 years.
			Utilities	At Actuals.
			Entertainment	At Actuals.
			Domestic Staff	Five
			Business Travel	Economy class fare- Hotel expenses at actuals for domestic & ovrseas. Per diem for overseas within maximum of $ 100 per day.
			Leave	Annual leave 30 days- Medical leave 18-days
			Medical/Dental	Full coverage for employee and dependent family within Pakistan and reimbursement of all expenses.
			Life Insurance	Upto Rs 5 (M) from a Pakistan based Insurance Company
			Gratuity	One basic salary for each completed year of service.
			other facilities	House / Garden maintenance at actuals.
			Security	Security arangements to be provided by the Bank + 2 Chowkidars.
			Special/ Furnishing Allowance	3.5 (M)
			Bonus	Performance Bonus to be determined by the Board.
			Vacation Allowance	Rs 1.5 (M) per annum
			Club Membership	Admission fee for one club - subscription and other charges for 3 Clubs.

STATEMENT SHOWING DETAILS OF SALARIES AND FRINGE BENEFITS OF THE PRESIDENT HABIB BANK LIMITED

Annexure "A"

S.No	Name of the Banks	Name of Chief Executives	Salary / Fringe Benefits	
2	Habib Bank Limited	Mr.Zakir Mahmood	Basic Pay	Rs 160,000/- P.Mi.e Max of MP-I Scale
			Transport	2 cars 1600 CC maintained by the bank with drivers and petrol.
			House Rent Allowance	Rs 140,000/- P.M
			Utilities	Reimbursement on actual basis.
			Telephone	Reimbursement at actuals.(personal overseas call in excess of Rs 3000/- p.m to be reimbursed to the Bank.
			Entertainment	Reimbursement at Actuals.
			Travel	Air Tickets. At actuals.(All travels within the country by Economy Class)
			Hotel Room Rent	At actuals.
			Meals	Per Diem US $ 100 per day.
			Medical	Full coverage in Pakistan for employee and family members.
			Life Insurance	Life coverage of Rs 5 million to be arranged with a Pakisan based Insurance Company.
			Other facilities	Security House Maintenances at actuals. (including provision of Generators etc.).
				Provision of 5 personal / domestic staff from the Bank or a Cash Allowance of Rs 37,500/- per month. All other facilities e.g Leave, Provident Fund Bank's Contribution @ 10% of Basic Pay, Retirement Benefits as per Bank policy.
			Furnishing Allowance	Rs 1 million per annum.
			Bonus	Performance Bonus to be determined by the Board.
			Vacation Allowance	Rs 1.176 (M) per annum
			Club Membership	Only one Club Admission Fee and Two Clubs subscription and fixed charges.

STATEMENT SHOWING DETAILS OF FRINGE BENEFITS OF THE HEAD OF THE INSTITUTIONS

Annexure "A"

S No	Name of the Banks	Name of Chief Executives	Salary / Fringe Benefits	
3	First Women Bank Limited	Ms. Zarine Aziz	Basic Pay	Rs 160,000/-
			House Rent Allowance	Rs 70,000/-
			Utilities	Rs 8,000/-
			Other benefits	As per management position (MP-I scale)

DETAILS OF LOWEST PAID EMPLOYEES OF NATIONALIZED COMMERCIAL BANKS

Annexure "B"

S. No	Name of the Bank	Basic Pay	House Rent Allowacne	Utility	Medical	Petrol	Bonus	Education	Waning & Special Allowance	Total
1	National Bank of Pakistan	2,960	1,332	296	296	800	-	1,750		7,434
2	Habib Bank Limited	3,308	1,323	364	331	869	717	-		6,912
3	First Women Bank Limited	2,401	960	240	700	810		-	230	5,341

212. ***Prof. Ghafoor Ahmad:**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state :

(a) the domestic debt as in June 2000, June 2001, June 2002 and June 2003;

(b) the sources from which these loans were obtained; and

(c) the mode of its utilization and the extent of its utilization in social sector?

Mr. Shaukat Aziz: The year-wise domestic debt (stock) is as under:—

Rs. in billion

(a) Domestic Debt as on	Amount
30th June, 2000	1644.8
30th June, 2001	1799.0
30th June, 2002	1757.7
30th June, 2003	1878.0

(b) These loans were obtained by using the source of (i) Long term securities (Permanent Debt) (ii) Short term securities (Floating Debt) (iii) and through introducing various Schemes of National Savings (Unfunded Debt).

(c) It forms part of over all Government's resource pool out of which all expenditure are incurred. including the expenditure on Social Sector. However the expenditure incurred on social sector in corresponding years were as under:—

Year	*Rs. in billion*
1999-2000	114.4
2000-2001	122.4
2001-2002	133.6
2002-2003	158.0

213. ***Mr. Muhammad Sarwar Khan Kakar**

Will the Minister for Finance and Revenue Division be pleased to state:

(a) *whether it is a fact the services of thirty low paid employees belonging to Balochistan working in Habib Bank Ltd. since 1991 on daily wages basis have not been regularised so far, if so, its reasons; and*

(b) *whether the Bank had adopted similar policy for all the Provinces?*

Mr. Shaukat Aziz: (a) Yes. Temporary employees were hired in Balochistan on need basis. Presently 30 employees are working on daily wages and their services are renewed periodically. Their services have not been regularized as the bank does not need of their services on a long term basis.

(b) Yes.

214. ***Mr. Muhammad Akram:**

Will the Minister for Commerce be pleased to state the detail of the international exhibitions in which the Government participated during the last five years, indicating also the countries where these exhibitions were held?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Export Promotion Bureau participates and facilitates the Pakistani exporters to attend the trade fairs as per policy guidelines. Details of the Trade Fairs participated during the last five years is annexed.

(Annexure has been placed on the table of the House as well as Library).

215. ***Dr. Shahzad Waseem**

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) *the details of duties payable on the import of Ambulances and fire fighting vehicles; and*

(b) *whether there is any porposal under consideration of the Government to exempt these vehicles from such duties?*

Mr. Shaukat Aziz: (a) Presently the following duties and taxes are leviable on the import of Ambulances and fire fighting vehicles:

	Ambulances	*Fire Fighting Vehicles*
Customs Duty	30%	25%
Sales Tax	15%	15%
Withholding Tax	06%	06%

Note : Ambulances received as gift or donation from abroad by a charitable non-profit making hospital or institution, solely for purpose of advancing the declared objectives of such hospital or institution, are exempt from customs duty. In addition import of ambulances by charitable institutions can also be cleared without payment of withholding tax, if a certificate from the Commissioner of Income Tax concerned is produced to the effect that the income is exempt from tax.

(b) Presently no proposal is under consideration to exempt such vehicles from leviable duties.

جناب چیئرمین: جناب آصف علی جتوئی بعض ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 17th December کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب نثار اے میمن بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر مورخہ 12th December کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب ظفر اقبال چوہدری ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15th December کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ پروفیسر محمد سعید صدیقی بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 15th December کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر آج مورخہ 19th December کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ سید ہدایت اللہ شاہ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر مورخہ 17th December کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان

سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب امان اللہ کنرانی نے ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 17 اور 19 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ساجد میر نے بعض ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 17 اور 19 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب وقار احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 19 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

LAYING OF ORDINANCE
RE: CONTEMPT OF COURT, 2003.

Mr. Chairman: Now Ordinance is to be laid, Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj, Item No.3.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Mr. Chairman sir, I beg to lay before the Senate the following Ordinance as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan hereafter referred to as:

"The Contempt of Court Ordinance, 2003 (Ordinance No. V of 2003)".

Mr. Chairman: The Ordinance stands laid. There is a Call Attention Notice in the name of Mr. Muhammad Amjad Abbas which stands at serial no.4 of the Orders of the Day.

CALL ATTENTION NOTICE

RE: IMPACT OF LATE CRUSHING SEASON ON WHEAT CROP

Mr. Muhammad Amjad Abbas: Mr. Chairman, till recently Ministry of Agriculture and Food was explaining that we don't have shortage of wheat but in today's newspaper it is reported that ECC has allowed the government to import 500---

Mr. Chairman: No, the call attention notice is about sugar industry.

Mr. Muhammad Amjad Abbas: Sir, it is about sugar industry but because of shortage of wheat, it is in fact related to that.

Mr. Chairman: OK.

Mr. Muhammad Amjad Abbas: I think the Ministry of Commerce, Ministry of Industry, Ministry of Agriculture and Ministry of Finance sat down together with the PSMA and they bought the buffer stock of the sugar industry, on the assurance of the sugar industry that they will start crushing season on 15th November which has not been done so far. This infact has a great impact on the wheat production.

Mr. Chairman: Late cultivation.

Mr. Muhammad Amjad Abbas: Sir, government is always coming to the urge of the Industries but what about the poor farmers. I remember sir, when there was bumper crop of cotton, then its support price was set for rupees 800/- per maund. Mr. Shaukat Aziz said we are

relating it to the free market. It went down to rupees 400/- per maund. Now the government is coming to the rescue of the Industry but what about the farmers? I can give you hundreds of examples where farmers have been arrested for non-ADB payment while they have the sugar payment outstanding.

Here, I think Minister for Agriculture would second me on that if the government is so protective for the sugar industry, why can not we treat the CPRs as a legal tender for the government atleast?. Sir, what about the loss? The guarantee was issued but not honoured by the Sugar Mills Association. Who will pay for that? Farmers again sir? This assurance was given by Ministry of Industries. I think, my calling attention notice should have been diverted to Ministry of Industry rather than Agriculture.

جناب نعیم حسین چٹھہ: جناب! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس پر آپ رہنے دیں کیوں کہ اب وزیر صاحب جواب دیں گے۔ آپ اپنا بعد میں move کر لیں۔

سردار یار محمد رند: جیسے کہ صوبوں نے رپورٹ کیا کہ اس سال 30 نومبر تک گندم 52,13000 hectare پر کاشت کی گئی ہے جبکہ پچھلے سال اسی عرصے کے دوران گندم 48,55000 hectare پر کاشت کی گئی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا کہ اس سال گندم کی کاشت میں 7.4 % اضافہ ہوا ہے جو کہ وافر مقدار میں پانی کی دستیابی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس طرح اس سال پیداوار میں پچھلے سال کے مقابلے میں کمی نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! تقریباً ۲۰ فیصد sugarcane کا رقبہ گندم کے لئے زیر کاشت آتا ہے جو کہ گندم کے کل زیر کاشت رقبے کا صرف 2.5 % بنتا ہے۔ اس طرح گنے کا رقبہ جو گندم کے

زیرکاشت رقبے میں نومبر کے مہینے میں آتا ہے وہ ایک فیصد ہے، یعنی کہ صرف دو لاکھ ایکڑ۔ یہ رقبہ گندم کے رقبے کے لحاظ سے بہت تھوڑا ہے۔ بہرحال حکومت نے شوگر ملز کو بروقت چلانے کی کوششیں کی ہیں اور مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر اس توجہ دلاؤ نوٹس کو support نہیں کیا جاتا۔

جناب چیئرمین : اس پر explain کرکے بتا دیں - because there is no discussion تو جتنا explain کردیں۔

Mr. Humayun Akhtar Khan: Mr. Chairman, every year when the crushing season is about to start, there is usually a hectic activity. As far as the growers are concerned, there are some outstanding dues to the growers from previous years. So, there are four ministers involved this time. We are assisting the honourable colleagues, the Minister for Food and Agriculture, the Minister for Industries who is representing the Industry, the Minister for Finance and myself. The four of us tried to tackle the issue.

We determined that since the cotton prices were very high and to respond to the honourable Senator, of course, the Government did not intervene at all when the cotton prices were high, although it was affecting the industry in a very major manner. We stuck up to open policy for cotton.

Since the provincial governments request the sugar mills to buy the cane at certain fixed price, that makes it necessary for us to look into the sugar industry situation because we are, sort of, forcing them to buy at a certain price. If the whole thing was totally free, there was no restriction,

a certain price. If the whole thing was totally free, there was no restriction, then there was no point of any kind of Government intervention.

We determined that since the cotton prices were high, the new sowing of sugarcane will be affected. So, in the next 2004-05 crushing season, we will not have that much cane. We also determined and this decision was taken, back in October, that on December 1st, will have at least 200,000 tons of surplus sugar. It turned out that we had a bit more than that. So, our estimates were conservative but correct.

The standing crop is also good and we expect that there will be a further surplus of about the same quantity i.e. 200,000 tons on December 1, 2004. Therefore, all of us jointly decided that we will not export any sugar because there may be a shortfall, so we must keep a buffer stock within the country and that is why it was decided that the Government will intervene and buy a buffer stock of 100,000 tons in November and another 100,000 tons in January. The process for the procurement of 100,000 tons in November was completed successfully. To our knowledge as of today, all sugar mills in the country that are viable and that are technically running or operating right now. We have no......

Mr. Chairman: The crushing has started with.

Mr. Humayun Akhtar Khan: The crushing has started. The crushing is taking place. The only thing that happened was that the provincial governments have all types of laws under which they can regulate the sugar mills. It is basically a provincial matter. The Federal Government was involved so that the fiscal policies need to be changed

or if a federal organisation needs to get involved.

The extension of date that was done subsequently, in which the Minister was there, from 15th to 30th, was just related to the procurement process. The provincial Government was still free to have whatever kind of restriction. Since we were linking the procurement to the start of crushing, we had quoted in the tender document that the mills must start by such and such date. But that gives all the freedom, we are not encroaching in a provincial government's territory. They can have any kind of restriction that they want. But that extension, as far as the Federal Government was concerned, as far as the procurement of figure was concerned, was primarily done because between 15th and 30th November, there was Eid and all the labours who cut the cane and bring them to the mills would not have been there. So, it was practically impossible to force the mills to start on the 15th because there was no labour available, they had gone to their respective areas for eid holidays. But as of today and as of November 30, all the mills that were ready to start crushing were crushing and are still crushing. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Concerned member has a point.

Mr. Muhammad Amjad Abbas: Sir, once again, did the honourable Minister not know when was the Eid coming? Why was 15th decided first. Secondly, sir, they are still not operating on their full capacity. Thirdly, sir, if it is not going to have any impact on the wheat, why are we importing wheat?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Mr. Chairman, the import of wheat now, the decision that ECC took a few days back, obviously it has nothing to do with the fact that the wheat sowing was delayed. The Agriculture Minister would like to inform the House as to how the wheat sowing is going. We have not heard of any major problems.

Mr. Chairman: But before you allowed, you anticipate a lower production, the import is allowed, why?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Pardon me, sir.

Mr. Chairman: The import has been allowed because you anticipate a high consumption or a lower output.

Mr. Humayun Akhtar Khan: Sir, the Minister meant for all this to respond to that question because it was his summary that was discussed in ECC.

سردار یار محمد رند : جناب چیئرمین' 30 نومبر تک جو ہمیں reports آئی ہیں وہ پچھلے سال کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہیں۔ 80لاکھ ایکڑ گندم کاشت ہوتی ہے اور 10لاکھ ایکڑ تقریباً گنا ہوتا ہے۔ اس کی کاشت کا 2.5% کل ایریا بنتا ہے پندرہ نومبر سے انہوں نے اپنے boiler start کر دیے ہیں ابھی mostly sick units کو چھوڑ کر پاکستان کی تقریباً ساری شوگر ملیں چل چکی ہیں۔ انہوں نے بار بار ensure کروانے کی کوشش کی ہے کہ ہم جتنی جلدی ہو سکے گا full capacity پر چلائیں گے۔ جب ایک Sugar mill start ہو جاتی ہے تو اگر وہ اس کو low capacity پر چلائیں گے تو وہ ان کے نقصانات ہونگے۔ ہر شوگر مل اپنی طرف سے کوشش کرتی ہے کہ جب وہ start لے تو اس کو اپنی full capacity پر چلایا جائے۔ میں یہ معزز رکن کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ اس دفعہ گندم کی کاشت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ شکریہ۔

Mr. Muhammad Amjad Abbas : Sir, if its not having an impact and they are saying that it does not really impact on the wheat cultivation, 2.5% areas are affected. Sir, that 2.5% area is the best irrigated land where sugarcane is planted That is the one high yielding, if there is no impact why don't they tell us, why are you importing? You still have it in surplus. Recently they have been saying this. Why there is a need for import?

سردار یار محمد رند : میں معزز رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کل 2.5% تو زمین ہے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ delay ہوگئی ہے' یا وہ رہ گئی ہے۔ Total 2.5% زیر کاشت آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ import کیوں کی گئی ہے۔ اس لئے کہ ہم نے پچھلے سال گندم کے لئے open policy رکھی تھی اور ہم یہ چاہتے تھے کہ پرائیویٹ سیکٹر اس میں آئے ۔ سٹوریج کے لئے ہم چاہتے تھے کہ اس دفعہ پرائیویٹ سیکٹر کو موقع دیں۔ ابھی بھی reports ہیں' سٹیٹ بنک اور E. C.C نے ہمیں بتایا ہے کہ 5 lac 30 thousand ton اس وقت بھی پرائیویٹ سیکٹر کے پاس ہے 2.5 ملین ٹن اس وقت بھی گورنمنٹ کے پاس ہے۔ کیونکہ ابھی تک پرائیویٹ سیکٹر مارکیٹ میں اپنی گندم نہیں لا رہا ہے۔ اس وجہ سے مارکیٹ میں قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ strategic reserves کو صحیح رکھنے کے لئے E.C.C. نے فیصلہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ ٹن import کی جائے۔ ہماری اپنی ضروریات ہیں مگر strategic reserves کے لئے ہمیں اس وقت تھوڑی سی shortage ہو رہی ہے اس لئے ہم اس کو import کر رہے ہیں۔ شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Please keep it brief.

جناب الیاس احمد بلور : بالکل جناب ! it will be brief because نماز ہونے والی ہے۔ honourable Minister Sahib نے wheat کے بارے میں جو بات کی ہے I totally disagree with it میں دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ پاکستان میں there is a shortage of one million ton of wheat ابھی انہوں نے PASSCO کے ذریعے پانچ لاکھ ٹن wheat

import کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ جو فرماتے ہیں کہ private sector کو ہم نے allow کیا

تھا' private sector کو پاکستان گورنمنٹ یعنی Central Government, Provincial

Governments نے اپنی subsidy بچانے کے لئے involve کیا۔ private sector نے

wheat purchase کی۔ provinces کے پاس stocks ہیں لیکن وہ بہت تھوڑے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ پچھلے سال کافی زمین پر گندم

بوئی گئی لیکن فصل ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔ فصل ہماری کم ہوئی very categorically I am

saying on the floor of the House کہ ہمیں آج بھی گندم کی one million ton کی

shortage ہے۔ اس حقیقت سے آنکھیں بند کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ گندم کی shortage

ہے اور اگر گندم کی shortage نہ ہوتی تو پھر یہ گندم کیوں منگوائی گئی ہے؟ یہ گندم کوئی

buffer stock کے لئے نہیں منگوائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا مطلب ہے کہ out put کم ہوئی ہے۔

جناب الیاس احمد بلور: جی بالکل out put کم ہوئی ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات

نہیں ہے۔ میں تو آپ سے دعوے سے ایک بات کر رہا ہوں۔ ان کی جتنی مرضی ہو اس پر میں

discussion کرنے کے لئے تیار ہوں۔ here is a shortage of wheat in the country

that is why the government has imported it, not for the buffer stock.

Because تین لاکھ ٹن تو یہ صرف سندھ کو دے رہے ہیں۔ ere is a shortage in

Frontier, subsidy ختم کرنے کے لئے انہوں نے private sector کو involve کیا۔

market open رکھی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ open market رکھنا اچھی بات ہے

اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ زمین پوری تھی بلکہ زیادہ زمین

گندم کاشت ہوئی تھی لیکن production ٹھیک نہیں تھی۔Thank you

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned on nday....

اب میرا خیال ہے it is concluded now کس چیز پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ظفر اقبال چوہدری: جناب والا! اسی سلسلے میں ابھی جو بات امجد صاحب کر رہے تھے۔ اس کا جواب منسٹر صاحب کی طرف سے ابھی تک نہیں آیا۔ یہ جو ابھی بات ہو رہی ہے کہ گندم باہر سے منگوائی جا رہی ہے، اس مرتبہ crushing کے late ہونے کی وجہ سے دس لاکھ ایکڑ زمین جس پر cane ہے وہاں گندم نہیں بوئی جاسکتی۔ یہ وہ area ہے جہاں پر گندم کی سب سے زیادہ yield آتی ہے۔ اس میں جب کمی واقع ہو گی تو پھر------، پہلے ہی یہ ایک problem ہے، پہلے ہی yield کم ہو رہی ہے۔ جب یہ area بھی اس میں سے ختم ہو جائے گا تو yield مزید کم ہو جائے گی اور ہم اپنے target پورے نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ پھر آپ wheat پر پوری discussion کے لئے motion move کر لیں تا کہ specifically اس پر in detail بات ہو جائے۔ crushing کے اور import کے بارے میں جو انہوں نے بتایا ہے کہ بھائی market open کی ہے لیکن معزز ممبران کہہ رہے ہیں کہ shortage ہے تو policy discussion کے لئے آپ move کر دیں۔

whoever is interested then we can discuss it accordingly. Now the House stands adjourned to meet again on Monday the 22nd December, 2003 at 5.30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again at 5.30 in the evening on Monday, the 22nd December, 2003].